عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۹

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ہماری حالت

یہ دُنیا عارضی ہے، فانی ہے۔ جس طرح اس دُنیا میں مصیبتیں اور راحتیں ہیں اسی طرح آخرت کے آنیوالے عالم میں بھی یہ دونوں رُخ موجود ہیں۔

واقعہ معراج پر

غیر مسلم ایلیا بیت المقدس کے

لاٹ پادری کی شہادت

منکرین معراج اس واقعہ کو ضرور پڑھیں

سرکارِ دوعالم سرورِ کائنات

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کھانے پینے کے متعلق ہدایات

قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے نہیں دیا گیا۔ اِس ذلت اور رُسوائی پر قادیانی مُنہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ شہر میں آتے ہیں تو اپنے آپ کو "قادیانی" کہلوانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں اسرائیل سے

کمانڈوز کی آمد

وہ یہودی ہیں یا قادیانی ؟

اداریہ

پردہ اُٹھتا ہے !

ماڈرن موٹرز کے منیجر کا قادیانی تنظیم سے اخراج اور بائیکاٹ کی سزا

جب ظفر اللہ قادیانی کو معلوم ہوا تو اُسے یہ ڈر ہوا کہ اگر یہ بات آؤٹ ہوگئی تو قادیانی برادری میں بڑی سبکی ہوگی۔ چنانچہ اس نے اس خبر کو چھپایا۔

آپ کے مسائل

قتل اور اغوا کے ڈر سے نماز کہاں پڑھیں

س: نماز باجماعت فرض ہے لیکن اگر قتل و اغوا کا خوف ہو تو کیا گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

ج: اگر خطرہ غالب ہو تو پڑھ سکتے ہیں۔

س: کیا نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی فرضیت سے پہلے دعوت یعنی نیکی کی طرف بلانے کی تبلیغ فرض ہوئی تھی اور کیا صحابہؓ نے پہلے ایمان سیکھا تھا اور پھر قرآن سیکھا تو پھر ہمیں بھی کیا تبلیغ پہلے کرنی چاہیئے۔ اور قرآن کو سمجھنے سے پہلے ایمان کو سمجھنا چاہیئے۔ ایمان تو ہمیں آتا ہی ہے ایمان مفصل مجمل اور ۶ کلمے اور قرآن پڑھنا وغیرہ تو کیا قرآن کو ایک اچھی تفسیر سے کسی عالم سے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے ایک ساتھی نے کہا تھا اب آپ بتائیں قرآن و حدیث کو سمجھنا ضروری ہے یا دعوت ایمان کو اور قرآن حدیث سے زیادہ فضائل اعمال و فضائل صدقات کی محفل میں بیٹھیں؟

ج: ایمان کی محفل میں ضرور جڑنا چاہیئے اور قرآن کریم کی تفسیر بھی کسی عالم سے پڑھنی چاہیئے۔ عوام کے لئے قرآن مجید کو سمجھنے سے پہلے ایمان کی پختگی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

س: مولوی صاحب ہمارے گھروں میں دین نہیں ہے۔ اب ایسے میں کوئی لڑکی پردہ یعنی برقعہ جس میں چہرہ بھی چھپا ہوا ہوتا ہے۔ کرنا چاہیئے اور مخلوط محفلوں میں اس کو نہیں جانا چاہیئے۔ اور گھر والے اس پر زبردستی تو کیا کرے آخر گھر چھوڑ نہیں سکتی۔ کیونکہ آخری لڑکی ہے اور وہ بھی اٹھارہ سال کی پھر کیا کرے؟

ج: شرعی پردہ ضروری ہے فرض ہے، اول تو والدین سے معذرت کر دے اور اگر کوئی چارہ نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو پردہ کا اہتمام کرے، اپنی نظریں نیچی رکھے۔ نامحرم سے اختلاط نہ کرے۔ اور زبان سے کھل کر باتیں نہ کرے۔ اپنی سی کوشش کرنے کے بعد جو کوتاہی ہو جائے اس پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

چھ مہینے دن اور رات میں نماز کی ادائیگی کس طرح ہو؟

سید منور حسن ــــ کراچی

س: ایک ملک میں ۶ ماہ رات اور ۶ ماہ دن ہوتے ہیں وہاں لوگ روزے اور نماز کس طرح ادا کرتے ہیں؟

ج: ایسے ملک میں جہاں چھ مہینے دن اور چھ مہینے رات رہتی ہے اگر وہ انسانوں کی آبادی ہے تو ظاہر ہے کہ چوبیس گھنٹے کی زندگی کے لئے انہوں نے کوئی نظام بنا رکھا ہوگا۔ وہی نظام نماز روزے میں بھی جاری ہوگا یعنی ہر چوبیس گھنٹے کے وقفہ کو نماز کے ۵ اوقات پر تقسیم کرکے اس کے مطابق۔

تہجد کیسے ادا کی جائے

محمد نعیم میمن ــــــ کراچی

س: میں نماز تہجد افضل وقت میں پڑھنا چاہتا ہوں مگر اس وقت آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ لہٰذا جناب والا سے التماس ہے کہ ایسی تدبیر بتائیں کہ تہجد میں آنکھ کھل جائے اور اس وقت کی لذت بھی نصیب ہو جائے۔

واضح رہے کہ میں رات کو بارہ یا ساڑھے بارہ بجے سے پہلے نہیں سو سکتا کیونکہ ہمارا میڈیکل اسٹور ہے۔ اور رات تقریباً ساڑھے دس بجے بند ہوتا ہے۔ پھر تقریباً گیارہ بجے آکر کھانا کھا کر تین تسبیحات (استغفار، درود شریف، تیسرا کلمہ) مکمل کرکے وتر ادا کرتا ہوں جس میں تقریباً مذکورہ وقت ہو جاتا ہے۔

نیز مجھے اللہ والوں کی محفل میں جانے کا بھی بہت شوق ہے مگر جہاں میں رہتا ہوں وہاں کوئی نظر نہیں آتا۔ لہٰذا ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ اللہ والوں سے خط و کتابت کرنی چاہیئے کیونکہ ان حضرات پر جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی ہے اس کی دو چار بوندیں احقر پر بھی گر جائیں تو زہے نصیب۔

اور حضرت جی یہ بھی معلوم کرنا تھا کہ ایک وقت میں مختلف بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج: تہجد کے لئے اٹھنا ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ آدمی عشاء کی نماز کے بعد جلدی سو جائے آپ کے حالات کے پیش نظر مناسب یہ ہے کہ آپ سونے سے پہلے چار رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہا کریں کہ اللہ تعالیٰ آخر شب میں اٹھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ انشاء اللہ آپ کو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔

اصلاحی تعلق ایک ہی شخص سے ہونا چاہیئے جن حضرات سے عقیدت و محبت ہو ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیا جائے اور دور ہونے کی وجہ سے خط و کتابت سے تعلق رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا و محبت کی دولت سے نوازیں اور دنیا و آخرت میں اپنے مقبول و محبوب بندوں کی معیت نصیب فرمائے۔

جنازے کا اعلان مسجد میں و دیگر مسائل

عبدالغنی ــــــ رحیم یار خان

س: عید ملنے کا مروجہ طریقہ معانقہ اور عید مبارک کے الفاظ کہنا درست ہے یا کوئی دوسرا طریقہ مذکور ہے۔

ج: معانقہ مصافحہ ثابت نہیں عید کی مبارکباد جائز ہے۔

س: جنازہ کا اعلان کرنا جائز ہے یا نہیں یعنی پورے شہر میں۔

ج: جائز ہے۔

س: جنازہ کا اعلان مسجد میں کرنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔

س: عورتیں گھر میں نماز پڑھتی ہیں ان کے کچھ بازو

باقی ص ۲۳ پر

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر ۸	جلد نمبر ۱۰	۱۷ تا ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۶ جولائی تا یکم اگست ۱۹۹۱ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ——— ۲
۲۔ گلدستۂ نعت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ——— ۴
۳۔ مقبوضہ کشمیر میں اسرائیل کا شوشہ کی آمد (اداریہ) ——— ۵
۴۔ تہجد، چاشت، صلوٰۃ الحاجات، صلوٰۃ استخارہ ——— ۸
۵۔ واقعۂ معراج ——— ۱۰
۶۔ کھانے پینے سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات ——— ۱۱
۷۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ہماری حالت ——— ۱۲
۸۔ بابری مسجد حقائق، واقعات اور سازش (آخری قسط) ——— ۱۳
۹۔ افکارِ معاصرین ——— ۱۷
۱۰۔ ماڈرن موٹرز کے منیجر کا قادیانی تنظیم سے اخراج ——— ۱۸
۱۱۔ قادیانی عورت کی لاش ——— ۱۸
۱۲۔ قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے (قسط وار) ——— ۱۹
۱۳۔ شیر اور بکری کا ایک گھاٹ پر ——— ۲۳
۱۴۔ انگلش مضمون ——— ۲۷
۱۵۔ جنت میں گھر بنائیں ——— ۲۸

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ جیلانی مینشن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۸۰۰ پاکستان
فون نمبر 780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

گلدستۂ نعت بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے، منڈی بچے گورایہ

مظہرِ نورِ ازل اے رحمۃ العالمین
اے خاتمِ کونین کے تابندہ رخشندہ نگیں

رُوسیاہ ہے جسکو قرآں میں تردّد ہو ذرا
تو امیں ہے اور اُس کو لائے جبریلؑ امیں

تو نے بانٹے ہیں خزانے مالکِ کل بے دریغ
لب ترے ناآشنائے حرفِ "لا" ہیں اور "نہیں"

تیرے اخلاقِ کریمانہ پہ ناطق "الکتاب"
اور گواہ ہر اک ادا پر متقینؓ و محسنینؓ!

گو کہ شاں میں تیری "لولاک لما" وارد ہوا
پر درِ حق پہ سدا ہی تری جھکتی جبیں!!

آپؐ سے سچّی محبت ہے دلیل ایمان کی
کفر کرنا آپؐ کی سُنّت سے نفرت بالیقیں

اے خُدائے پاک و برحق از طفیلِ مصطفےٰؐ!
ہو مداوا درد کا مصباحؔ ہے غمگین و حزیں

مقبوضہ کشمیر میں اسرائیل سے کمانڈوز کی آمد — وہ یہودی ہیں یا قادیانی ؟

"مظفرآباد (کے پی آئی) مقبوضہ کشمیر میں حزب المجاہدین کے کمانڈر انچیف سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت ایک مدت سے اسرائیلی کمانڈوز کو مجاہدین کے خلاف استعمال کر رہی ہے اور ۷ لاکھ بھارتی فوج کے ہمراہ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی "موساد" کے کمانڈوز بھی سرگرم عمل ہیں انہوں نے کہا کہ بھارت میں کشمیر میں جہاد کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے اسرائیل سے ۲۰۰ کلو میٹر منگوائے ہیں جو سری نگر میں گورنر ہاؤس میں مقیم ہیں مجاہدین کے ہاتھوں ۷ اسرائیلیوں کے اغواء کے بعد ان کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ اس دوران ایجنسی افغان پریس کی گزشتہ برس کی یہ خبر صحیح ثابت ہوئی ہے کہ تابعض بھارتی حکام نے کشمیری حریت پسندوں کو کچلنے کے لئے اسرائیلی مشیروں اور کمانڈوز کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور انہیں سری نگر کے نواح میں ٹورسٹ ہٹس میں ٹھہرایا ہوا ہے، بدھ کی رات جھیل ڈل میں کشمیری مجاہدین اور اسرائیلی کمانڈوز میں تصادم سے ایجنسی افغان پریس کی خبر کی تصدیق ہو گئی۔ یہ اسرائیلی اور مشیر اور کمانڈوز گزشتہ برس جون میں سابق گورنر جگ موہن کے آخری دنوں میں سری نگر پہنچے تھے، اسرائیلی مشیروں کی تعداد ۲۹ ہے اور ان کا بھارت کے "بلیک کیٹ" کمانڈوز سے گہرا رابطہ ہے، اسرائیلی مشیروں کے تابعض بھارتی انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں اور گورنر سے مشاورتی اجلاس ہوتے رہتے ہیں انہیں فلسطین کے تجربے کے حوالے سے مسلم حریت پسندوں کو ختم کرنے والے ماہرین کے طور پر بلایا گیا ہے۔" (جنگ کراچی ۲۹ جون ۱۹۹۱ء)

اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے وزارت خارجہ حکومت پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے:

"اسلام آباد (نمائندہ جسارت) دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورت حال میں وہاں اتنی بڑی تعداد میں اسرائیلی سیاحوں کی مبینہ موجودگی کوئی گٹھ جوڑ ہی معلوم ہوتی ہے، وادی میں اسرائیلی کمانڈوز کی مبینہ موجودگی کے بارے میں یہاں رسمی بریفنگ کے دوران ایک سوال پر ترجمان نے کہا ہے کہ میں اس معاملے سے متعلق میڈیا رپورٹوں پر کوئی تبصرہ سرکاری کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ تاہم کوئی بھی شخص مشکل ہی سے اس پر یقین کرے گا کہ اتنی بڑی تعداد میں اسرائیلی سیاح محض وہاں کشمیر کے حسین مناظر کی سیر و تفریح کے لئے گئے تھے، ہم ان رپورٹوں پر تجزیہ کر رہے ہیں اور اخباری رپورٹوں کے بارے میں حقائق جمع کر رہے ہیں اس کا بغور جائزہ لینے کے بعد ہی کوئی رسمی رد عمل سامنے آئے گا، واضح رہے کہ پریس رپورٹوں کے مطابق ان اسرائیلی کمانڈوز کے مقبوضہ کشمیر جانے کا مقصد بھارتی حکومت کی اعانت اور تعاون سے کہوٹہ میں پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو حملہ کا نشانہ بنانا تھا۔" (جسارت کراچی ۲۹ جون ۱۹۹۱ء)

اسرائیلی کمانڈوز کی مقبوضہ کشمیر میں آمد پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا علامہ شاہ احمد نورانی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:۔

"کراچی ۲ جولائی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے ایٹمی منصوبہ کہوٹہ کی تباہی کے لئے یہودیوں سے گٹھ جوڑ کر چکا ہے جس کا واضح ثبوت سری نگر میں کشمیری حریت پسندوں کے ہاتھوں یرغمالی بنائے جانے والے تین سو اسرائیلی کمانڈوز ہیں، جنہوں نے کہوٹہ پلانٹ کو تباہ کرنے کے لئے آلات نصب کر دیئے تھے، آج شام کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسرائیلی کمانڈوز کو بروقت کشمیری حریت پسندوں نے یرغمالی بنا کر یہودیوں اور ہندوؤں کی اس سازش کو ناکام بنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ کشمیری حریت پسندوں کے اس اقدام نے نہ صرف کہوٹہ پلانٹ کو تباہی سے بچا لیا بلکہ پاکستان کو بھی تحفظ فراہم کیا ہے۔ علامہ نورانی نے کہا کہ ایسے حالات میں جبکہ کشمیر میں اپریل ۱۹۹۰ء سے غیر ملکی باشندوں کے جانے پر پابندی عائد ہو اتنی بڑی تعداد میں سیاح کس طرح جا سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ دراصل سیاح نہیں بلکہ اسرائیلی کمانڈوز تھے جن کی خدمات امریکہ نے بھارت کے تعاون سے حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو امریکی امداد کی

بیماری لاحق ہے امریکہ کہتا ہے کہ امداد لے لو کہوٹہ پلانٹ اور فوجی قوت کم کردو، ساتھ ہی وہ یہ دھمکیاں دے رہا ہے کہ اگر پاکستان نے اس کی شرائط پوری نہ کیں تو وہ طاقت استعمال کرے گا، موجودہ حالات میں پاکستان کو امریکی امداد سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا، کیونکہ یہ ایڈ نہیں بلکہ ایڈز ہے، امریکہ خلیج کی جنگ کے بعد عالمی غنڈہ گردبن کر ابھرا ہے وہ عراق کے بعد اب پاکستان سے نمٹے گا، مولانا نورانی نے امریکہ سے سوال کیا کہ وہ جنوبی افریقہ اور اسرائیل سے ان کے ایٹمی پروگراموں کے بارے میں کیوں دریافت نہیں کرتا اسے صرف پاکستان کے جوہری پروگرام کی کیوں فکر ہے انہوں نے کہا کہ اسرائیل ۱۹۸۶ء سے کہوٹہ پلانٹ کو تباہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے سری نگر سے قبل سری لنکا میں بھی یہودیوں کی دہشت گرد تنظیم نے کہوٹہ تباہ کرنے کے لئے اڈہ قائم کیا تھا تاہم یہ کوشش بھی ناکام ہوئی۔" (امن کراچی ۳؍جون ۱۹۹۱ء)

مقبوضہ کشمیر میں اسرائیلی کمانڈوز کی آمد کے بارے میں آپ نے خبر پڑھی اور ساتھ ہی وزارت خارجہ کے ترجمان اور علامہ شاہ احمد نورانی کا بیان بھی ملاحظہ فرمالیا۔ تبصروں میں اصل حقائق کو پیش نہیں کیا۔ اصلی حقیقت یہ ہے کہ جو پی ایل او کے سربراہ نے مس بے نظیر بھٹو کو کہا تھا کہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کو اصل خطرہ اپنوں سے ہے۔ گو یہ اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے کون ہیں لیکن ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں اور اب بھی واشگاف الفاظ میں کہنا چاہتے ہیں کہ وہ قادیانی ہیں جن کا امریکہ سرپرست ہے اور جو اسرائیلی فوج میں کثیر تعداد میں موجود ہیں جبکہ ان کا مشن بھی وہاں موجود ہے حالانکہ کسی اور تنظیم حتیٰ کہ عیسائیوں کو بھی وہاں مشن کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے یہ بات صاف عیاں ہو جاتی ہے کہ قادیانیوں کے یہودیوں سے گہرے مراسم ہیں یا صاف اور واضح لفظوں میں قادیانی یہودیوں کے جاسوس اور ایجنٹ ہیں۔ دوسری طرف بھارت میں قادیانیوں کا مرکز ہے، اس لحاظ سے ان کے ہندوؤں سے گہرے مراسم ہیں۔

بھارت پاکستان پر دو بڑے حملے کر چکا ہے ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان پر بھارت نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں پاکستان دولخت ہوگیا۔ سرحدوں پر بھارت پاکستان کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھا جبکہ اندرونی طور پر قادیانی خصوصاً مسٹر ایم ایم احمد بھارت کی وکالت کر رہا تھا پاکستان کو دولخت کرنے میں جس طرح بھارت کا ہاتھ ہے اسی طرح قادیانیوں کا بھی ہے، اب باقیماندہ پاکستان کے بارے میں بھی ان کے عزائم خطرناک نظر آتے ہیں اور وہ اپنے سرپرست امریکہ کے اشارے پر ملک کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں۔ چنانچہ

۱۔ امریکی قونصلیٹ رچرڈ مکی اور نائب قونصلیٹ کرسٹوفر کا تین مرتبہ دو دو ربوہ اور کئی کئی گھنٹے تک قادیانی لیڈروں سے ملاقاتیں

۲۔ رسالہ "مسلم انڈیا" میں مرزا طاہر کا اکھنڈ بھارت کی حمایت میں بیان۔

۳۔ قبل ازیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا بھارت جانا صدر اور دوسرے بھارتی لیڈروں سے ملاقاتیں۔

۴۔ ممتاز صحافی زاہد ملک کے بیان کے مطابق ڈاکٹر عبدالسلام کا امریکہ سی آئی اے سنٹر جانا، سی آئی اے افسروں کو پاکستانی نقشے کی مدد سے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کے محل وقوع کو سمجھانا۔

۵۔ مرزا ناصر اور ڈاکٹر عبدالسلام کا یہ کہنا کہ ہمارے وہاں بہت سے شاگرد موجود ہیں۔

۶۔ اسلام آباد میں پاکستان کے خلاف لٹریچر تقسیم کرنے والے قادیانی کی گرفتاری۔

۷۔ فیصل آباد میں قادیانیوں کی اسلحہ ساز فیکٹری کا انکشاف۔

۸۔ شیر شاہ فیکٹری ایریا کے علاقے میں ربوہ کے رہائشی دو مسلح قادیانیوں کا پکڑا جانا

9۔ سندھ کے ان علاقوں میں جہاں قادیانی زیادہ آباد ہیں تخریب کاری کے واقعات

۱۰۔ اندرون سندھ ڈاکوؤں کے ایک سربراہ کا قادیانی ہونا جس کا تعلق سرگودھا پنجاب سے بتایا جاتا ہے۔

۱۱۔ جناب یاسر عرفات کا بے نظیر بھٹو کا یہ کہنا کہ پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو تمہارے اندرونی دشمن ہی تباہ کردیں گے۔

۱۲۔ اسرائیل کا عراق کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا اور پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنے کی دھمکی دینا۔

۱۳۔ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر جس میں مسلم ملکوں کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنا اور ان کی امداد بند کرنا خصوصاً پاکستان کی امداد بند کرنا جسے بند کرانے میں قادیانیوں نے اہم رول ادا کیا۔

۱۴۔ امریکہ کا پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کے معائنے پر اصرار، حکومت کا انکار۔

۱۵۔ مغربی جرمنی میں چار ہزار قادیانیوں کی گوریلا تربیت حاصل کرنا۔

۱۶۔ اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کا کثیر تعداد میں ہونا۔

۱۷۔ مرزا محمود کا فرقان بٹالین کے نام سے ایک فوج تشکیل دینا۔ جس کا نام خدام الاحمدیہ ہے۔

۱۸۔ ریٹائرڈ قادیانی فوجیوں کی قادیانی نوجوانوں کو مسلح تربیت دینا۔

۱۹۔ چک سکندر کھاریاں، جڑانوالہ اور سرگودھا کے چکوک پر مسلمانوں پر فائرنگ جس سے کئی مسلمان شہید اور بہت سے زخمی ہوئے۔ قرآن پاک کی بھی بے حرمتی کی گئی۔

۲۰۔ این ایل سی کے ٹرکوں کے ذریعے کنری سندھ کے نزدیک واقع قادیانی اسٹیٹس میں اسلحہ پہنچانا اور اندرون سندھ اسلحہ کی تقسیم۔

یہ نئے اور پرانے واقعات اس بات کی چغلی کھا رہے ہیں کہ قادیانیوں نے اپنے سرپرست امریکہ اور سرپرست دشمن بھارت و اسرائیل سے مل کر مرزا محمود (جو قادیانیوں کا دوسرا سربراہ اور مرزا طاہر کا باپ تھا) کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔

"اول تو پاکستان بنے گا نہیں اگر بن گیا تو یہ عارضی ہوگا اور ہم دوبارہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر یہ متحد ہو جائیں"

اس کے بیٹے مرزا طاہر کے بیان سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے۔ ہم ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کرتے چلے آ رہے ہیں کہ کلیدی عہدوں خصوصاً خارجہ امور دفاعی امور کے محکموں میں جو قادیانی موجود ہیں یا کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ میں اگر ڈاکٹر عبدالسلام اور مرزا ناصر کے شاگرد موجود ہیں انہیں فوراً نکالا جائے۔ اور اب بھی ہم یہی کہیں گے کہ حکومت اس سلسلہ میں ہرگز تساہل سے کام نہ لے گی کیونکہ جو اسرائیلی کمانڈوز، مقبوضہ کشمیر میں آئے اور لائے گئے ضروری نہیں کہ وہ سب یہودی ہوں بلکہ ان میں زیادہ تر قادیانی ہوں گے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ ہر قادیانی کا نہ صرف اپنے مرکز سے بلکہ کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ خارجہ اور دفاع کے محکموں میں جو قادیانی افسر ہیں ان سے رابطہ ہے اور اسرائیل سے آنے والے قادیانی کمانڈوز سے بھی یقیناً ان کا رابطہ ہوگا۔

ایک اور بات جو اس سلسلہ میں بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب راولپنڈی میں اوجڑی کیمپ کا واقعہ رونما ہوا تو راولپنڈی اور اسلام آباد سے قادیانی پہلے ہی نقل مکانی کر کے ملتان اور دوسرے شہروں میں آ گئے تھے۔ بعد میں یہ واقعہ رونما ہوا اس لئے یہ ان ہی کی سازش تھی۔ چونکہ قادیانی یا اسرائیلی کمانڈوز کا مقصد کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنا ہے اس لئے کہوٹہ میں موجود تمام قادیانیوں پر نگاہ رکھنا ہوگی اور یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ بھی کہیں رخصت حاصل کر کے چلتے بنیں اور بعد میں بیچارے غریب مسلمانوں کی شامت آ جائے۔

بہر حال موجودہ حالات حکومت پاکستان اور یہاں کے عوام کے لئے خطرے کا الارم ہیں، قادیانی آستین کے سانپ ہیں اگر حکومت پاکستان مستحکم اور متحد رکھنا چاہتی ہے تو پھر حکومت کو چاہئے کہ وہ ان آستین کے سانپوں کا سر فوراً کچل دے۔ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے اگر وہ پھر اشتعال انگیزی کریں یا بغاوت کا مظاہرہ کریں تو انہیں فوراً ملک سے اسی طرح نکال باہر کیا جائے جس طرح بہائی مذہب کے پیروکاروں کو ایران سے ملک بدر کیا گیا تھا۔

آخر میں یہ بات بتا دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ لاہور اور شیخوپورہ میں جو دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں اور جس طرح گھروں میں گھس کر انہوں نے بے دردی سے مسلمانوں کو ذبح کیا یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کو بھی نہ چھوڑا۔ ان دونوں واقعات مذکورہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان واقعات کے ذمہ دار بھی قادیانی ہیں کیونکہ ملک میں سوائے قادیانیوں کے کسی تنظیم کے پاس مسلح اور گوریلا رضا کار نہیں ہیں۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق مقتولین گردنوں کے سامنے سے ایک وار میں کاٹا گیا کسی ہڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا یہ کام کوئی ماہر ہی کر سکتا ہے ہمارے خیال میں ربوہ کے فضل عمر نامی ہسپتال میں قادیانی ڈاکٹروں نے ان دہشت گردوں کو تربیت دی ہوگی۔ لہٰذا ہم متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان دونوں دہشت گردی کے افسوسناک واقعات مذکورہ کے روشنی میں غور کیا جائے اور جو اصل مجرم ہیں انہیں گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔

بقیہ: کھانے پینے سے متعلق ہدایات

محسوس ہوتی ہے۔ (طبقات الکبریٰ)

حضرات اکابر بزرگوں کے واقعات ان کے لئے باعث عبرت ہو کر توبہ کا ذریعہ بننے چاہئیں جو حلال پر اکتفا نہیں کرتے۔ اور حرام اور مشتبہ سے نہیں رکتے رشوت۔ سود۔ تجارت میں جھوٹ اور دغا سے نہیں بچتے۔

ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اپنی زندگی شرعی احکام کے مطابق بسر کرنی چاہئے۔

یاد رہے کہ

لقمہ کاں نور افزود و کمال
آں بود آوردہ از کسب حلال

یعنی جو لقمہ باطن کے نور اور دین کے کمال کو بڑھاتا ہے۔ وہ حلال کسب سے حاصل کیا ہوا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حلال و پاکیزہ سے بہرہ ور ہونے کی توفیق سے نوازے۔ اور حرام و مشتبہ سے بچائے۔

(آمین)

تہجد ۔ چاشت ۔ صلوٰۃ حاجت ۔ صلوٰۃ استخارہ

مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

تہجد اور چاشت

جیسا کہ معلوم ہے کہ فرض تو روزانہ صرف پانچ نمازیں ہیں اور پھر ان ہی کے ساتھ پڑھی جانے والی سنتیں اور نوافل ہیں جن کے پڑھنے کا الحمد للہ یہاں کے دین داروں میں عام رواج ہے بلکہ عوام میں تو ان کی پابندی کا ایسا اہتمام ہے جس کی اصلاح اور تعدیل کی ضرورت ہے لیکن ان کے علاوہ بعض اور نفل نمازیں ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت کے ساتھ ترغیب دیتے تھے اور خود بھی اہتمام فرماتے تھے۔ ان میں سب سے افضل اور اہم تہجد ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل
(رواہ مسلم عن ابی ہریرۃؓ)

فرائض کے بعد سب نمازوں میں افضل تہجد ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ کرام سے ارشاد فرمایا:۔

علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم۔
(رواہ الترمذی عن ابی امامۃ)

یعنی تم تہجد کو لازم پکڑلو کیونکہ وہ تم سے پہلے اللہ کے صالح بندوں کا طریقہ اور معمول رہا ہے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب کا خاص وسیلہ ہے اور آخرت میں تمہارے گناہوں کا کفارہ بننے والا اور دنیا میں گناہوں سے روکنے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ سفروں میں حسب موقع دوسرے نوافل بلکہ مؤکدہ سنتیں بھی کبھی کبھی ترک فرما دیتے تھے لیکن تہجد سفر میں بھی پابندی سے پڑھتے تھے اور یہی نماز تہجد ہے جس کو آپؐ اس قدر طویل پڑھتے تھے کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا تھا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بعض اہل اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا گزری؟

جواب میں فرمایا:۔

تاھت العبارات وفنیت الاشارات وما نفعنا الا رکعات صلینا ھا فی جوف اللیل۔

یعنی۔ حقائق و معارف کی جو اونچی اونچی باتیں ہم عبارات و اشارات میں کیا کرتے تھے وہ وہاں ہوا ہو گئیں اور بس تہجد کی وہ رکعتیں کام آئیں جو رات کے اندھیرے میں ہم پڑھا کرتے تھے۔

تہجد کے بعد نوافل میں چاشت کا درجہ ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاص طور سے وصیت فرمائی تھی کہ میں چاشت کا دوگانہ ضرور پڑھا کروں۔

اور حضرت ابوہریرہؓ ہی کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت کے بارہ میں فرمایا:۔

من حافظ علی شفعۃ الضحی غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر۔ مسند احمد۔ ترمذی۔

یعنی۔ جس نے دوگانہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے:۔

یا ابن آدم ارکع لی اربع رکعات من اول النھار اکفک آخرہ۔ ترمذی عن ابی الدرداء۔

اے فرزند آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لئے پڑھا کر میں دن کے آخر حصہ تک تجھے کفایت کروں گا۔

حضرت ابوہریرۃؓ کی پہلی دونوں حدیثوں میں چاشت کی صرف دو رکعتوں کا ذکر ہے اور حضرت ابوالدرداءؓ والی اس حدیث میں چار رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور بعض دوسری حدیثوں میں آٹھ رکعت کا ذکر بھی آیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نوافل میں اس کی پوری گنجائش ہے کہ چاہے تو صرف دو ہی رکعتیں پڑھے اور چاہے تو زیادہ یعنی چار یا آٹھ پڑھے۔ یہی حال تہجد کا بھی ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں اکثر آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی اس سے کم صرف چھ یا چار۔ یہاں تک کہ بعض اوقات آپؐ نے صرف دو رکعتیں بھی پڑھی ہیں۔

تہجد اور چاشت کا وقت

تہجد کا اصل اور افضل وقت آدھی رات کے بعد سے صبح صادق ہونے تک ہے لیکن جن کو آخر شب میں اٹھنا مشکل ہے ان کے لئے گنجائش ہے کہ وہ عشاء کے بعد ہی پڑھ لیا کریں اور چاشت کا وقت سورج چڑھنے کے بعد سے لیکر قریب زوال کے وقت تک ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے چوتھائی حصہ ہی میں پڑھ لی جائے۔

واضح رہے کہ ان دونوں نمازوں کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بلکہ جس طرح عام سنتیں اور نفل پڑھے جاتے ہیں اسی طرح تہجد اور چاشت کی رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔

صلوٰۃ حاجت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں مانگنے اور پوری کرانے کے لئے ایک خاص نماز (صلوٰۃ حاجت) بھی تعلیم فرمائی ہے۔ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس بندہ کو کوئی حاجت اور پریشانی ہو اسے چاہئے کہ وہ خوب اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور اس کے نبی پر درود پڑھے پھر اللہ کے حضور میں اس طرح عرض کرے :۔

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم ط سبحان اللہ رب العرش العظیم ۝ والحمد للہ رب العلمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لاتدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین ۝

اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے۔ پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی مالک ہے۔ ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے جو سارے جہانوں کا رب ہے اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا وسیلہ اور تیری مغفرت کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے حصہ لینے کا اور ہر گناہ سے سلامتی اور حفاظت کا۔ خداوندا میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور ہر پریشانی دور فرما دے۔ اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے اے ارحم الراحمین، سب مہربانوں سے بڑے مہربان!

لاکھوں بندگان خدا کا تجربہ ہے کہ جب انہوں نے صلوٰۃ حاجت پڑھ کر اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجت پوری فرما دی اور ان کی پریشانی دور کر دی۔ اس تجربہ ہی کی بنیاد پر ان بندگان خدا کا یقین ہے کہ یہ صلوٰۃ حاجت اللہ تعالیٰ کے غیبی خزانوں کی کنجی ہے۔

صلوٰۃ استخارہ

ہم سب کو ایسے مواقع آتے ہیں کہ ایک کام ہم کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کے نتیجہ اور انجام کے بارے میں اطمینان نہیں ہوتا۔ ایسے موقعوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استخارہ کا یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ وہ بندہ پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے :۔

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ۔ رواہ البخاری۔

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری صفت علم کے وسیلہ سے خیر اور بھلائی کی رہنمائی چاہتا ہوں اور تیری صفت قدرت

باقی صفحہ ۲۵ پر

واقعہ معراج

غیر مسلم ایلیا۔ بیت المقدس کے لاٹ پادری کی شہادت

منکرین معراج اس واقعہ کو غور سے پڑھیں

حافظ ابو نعیم اصبہانی کتاب دلائل النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ جب دحیہ ابن خلیفہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر روم کے پاس بطور قاصد کے اپنے نامۂ مبارک کے ساتھ بھیجا، یہ گئے، پہنچے اور عرب تاجروں کو جو ملک شام میں تھے ہرقل نے جمع کیا ان میں ابوسفیان صخر بن حرب تھا، اور اس کے ساتھی مکے کے اور بھی کافر تھے پھر اس نے ان سے بہت سے سوالات کئے جو بخاری و مسلم میں مذکور ہیں۔ ابوسفیان کی اول سے آخر تک یہی کوشش رہی کہ کسی طرح حضورؐ کی برائی اور حقارت اس کے سامنے کرے تاکہ بادشاہ کے دل کا میلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ ہو۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں صرف اس خوف سے غلط باتیں کرنے اور تہمتیں دھرنے سے باز رہا کہ کہیں میرا کوئی جھوٹ اس پر نہ کھل جائے پھر تو یہ میری بات کو جھٹلا دے گا اور بڑی ندامت ہوگی اسی وقت دل میں خیال آگیا اور میں نے کہا بادشاہ سلامت سنئے میں ایک واقعہ بیان کروں جس سے آپ پر یہ بات کھل جائے گی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے جھوٹے آدمی ہیں۔ سنئے! ایک دن وہ کہنے لگے کہ اس رات وہ مکہ سے چلے اور آپ کی اس مسجد میں یعنی بیت المقدس کی مسجد قدس میں آئے اور پھر واپس صبح سے پہلے مکے پہنچ گئے۔ میری یہ بات سنتے ہی بیت المقدس کا لاٹ پادری جو شاہ روم کی اس مجلس میں اس کے پاس بڑی عزت سے بیٹھا تھا فوراً ہی بول اٹھا کہ یہ بالکل سچ ہے مجھے اس رات کا علم ہے۔ قیصر نے تعجب خیز نظر سے اس کی طرف دیکھا اور ادب سے پوچھا جناب کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا سنئے! میری عادت تھی اور یہ کام میں نے اپنے متعلق کر رکھا تھا کہ جب تک مسجد شریف کے تمام دروازے اپنے ہاتھ سے بند نہ کرلوں سوتا نہ تھا اس رات میں دروازے بند کرنے کو کھڑا ہوا سب دروازے اچھی طرح بند کر دیئے۔ لیکن ایک دروازہ مجھ سے بند نہ ہو سکا میں نے ہر چند زور لگایا لیکن کواڑ اپنی جگہ سے سرکا بھی نہیں۔ میں نے اسی وقت اپنے آدمیوں کو آواز دی وہ آئے ہم سب نے مل کر طاقت لگائی لیکن سب کے سب ناکام رہے بس یہ معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ہم کسی پہاڑ کو اس جگہ سے سرکانا چاہتے ہیں وہ جیسا کہ تک نہیں ہلا بھی تو نہیں میں نے بڑھئی بلوائے انہوں نے دیکھ بھال کر ترکیبیں کیں کوششیں کیں لیکن وہ بھی ہار گئے اور کہنے لگے صبح پر رکھیے چنانچہ وہ دروازہ اس شب یونہی رہا، دونوں کواڑ بالکل کھلے رہے میں صبح ہی اس دروازے کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے پاس کونے میں جو چٹان پتھر کی تھی اس میں ایک سوراخ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رات کو کسی نے کوئی جانور باندھا ہے اس کے اثر اور نشان موجود تھے۔ میں سمجھ گیا اور میں نے اسی وقت اپنی جماعت سے کہا کہ آج کی رات یہ ہماری مسجد کسی نبی کے لیے کھلی رکھی گئی اور اس نے یہاں ضرور نماز ادا کی ہے۔ یہ حدیث بہت لمبی ہے۔

فائدہ: حضرت ابوالخطاب عمر بن دحیہؒ اپنی کتاب التنویر فی مولد السراج المنیر میں حضرت انسؓ کی روایت سے معراج کی حدیث وارد کر کے اس کے متعلق نہایت عمدہ کلام کر کے فرماتے ہیں، معراج کی حدیث متواتر ہے، حضرت عمر بن خطابؓ حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت مالک ابن صعصعہؓ، حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوسعیدؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت شداد ابن اوسؓ، حضرت ابی ابن کعبؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن قرطؓ، حضرت ابوحبہؓ، حضرت ابولیلیٰ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت جابر، حضرت حذیفہ حضرت بریدہ، حضرت ابوایوبؓ، حضرت ابوامامہ

باقیہ صفحہ ۲۵ پر

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق،

ہمارے پاس شفا کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفا کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، وہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دوادارو کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

فون دکان 354840
رہائش 354795

چاندنی چوک محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

کھانے پینے کے متعلق ہدایات

از محمد شفیع عمرالدین۔ میرپور خاص

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے :۔

ترجمہ :۔ اے لوگو! ان چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ (البقرہ۔ آیۃ ۔ ۱۶۸)

(ف) یہ خطاب عام ہے۔ کھانے کے متعلق حکم ہے کہ وہ چیز کھاؤ جو حلال ہو اور پاکیزہ بھی ہو۔ اگر ان دونوں میں سے ایک چیز نہ ہو تو بھی ایسی چیز نہ کھانی چاہیئے۔

حلال۔ وہ ہے جسے شریعت نے حلال بتایا ہو۔ اور علماءِ کرام کا فتویٰ اس کے حلال ہونے کا ہو۔ اور شریعت میں اس کے کھانے کی ممانعت نہ ہو

طیب۔ وہ ہے جو بالکل پاک اور صاف ہو۔ کسی کا حق اس سے متعلق نہ ہو۔ مثلاً غصب اور خیانت اور رشوت اور سود یا کسی ناجائز طریقہ سے اس کو حاصل نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے جو چیز فی حد ذاتہٖ ہی حلال ہو مگر دوسرے کا حق اس کے ساتھ متعلق ہو تو اس کا کھانا بھی جائز نہیں۔ جیسے کوئی شئی اصل میں تو پاک ہو اور بعد میں نجاست آلود ہو جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں رہتا۔ (معارف القرآن حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح)

(ف) حلال اور طیب وہ مال ہے جو کسبِ حلال سے حاصل کیا گیا ہو۔ اور اس کے حصول کے وقت کوئی گناہ کا کام نہ کیا گیا۔ مثلاً جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرے۔ تو ایسی کمائی حلال اور طیب نہیں رہتی۔ جانور کی پشت پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد کر حاصل کی ہوئی اجرت طیب (پاکیزہ) نہیں رہتی۔ اسی طرح مزدور سے اس کی طاقت سے زیادہ کام لے کر حاصل کی ہوئی کمائی بھی پاکیزہ نہیں ہے۔ حلال وہ ہے جس کے حلال ہونے کا فتویٰ مقبول نے دیا ہو۔ اور طیب (پاکیزہ) وہ ہے جس کی حرمت کا شبہ نہ ہو۔ (تفسیر عزیزی)

نیز اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے :۔

"اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (البقرہ۔ آیۃ ۔ ۱۷۲)

لہٰذا کھانے پینے میں بڑی احتیاط کرنی چاہیئے کہ حلال و پاکیزہ ہو۔

دعا کی قبولیت سے محرومی

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا ہے جو پراگندہ بال، غبار آلودہ ہو کر لمبا سفر کرتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو (دعا میں) آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب۔ (یعنی یہ دے اور یہ دے) اور اس کا کھانا حرام کا ہے۔ اور اس کا پینا حرام کا ہے۔ اور اس کا لباس حرام کا ہے۔ اور وہ حرام میں پلا ہے۔ اس شخص کی دعا کیسے قبول ہو؟ (مشکوٰۃ کتاب البیوع)

نماز کی قبولیت سے محرومی

نیز حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دس درہم کا کپڑا خریدے۔ اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے گا جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

لہٰذا حضرت سیدنا و مولانا عزیزان علی رامیتنی قدس سرہ ہدایت فرماتے ہیں کہ حرام لقمہ اور حرام مشروبات (حرام کھانے پینے) سے بچنا چاہئیے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھاتا ہے تو چالیس روز تک نہ اس کا فریضہ قبول ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس کی نفل عبادت۔ اور نہ ہی دعا قبول ہوتی ہے۔ (رسالہ محبوب العارفین)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی احتیاط کا ایک واقعہ

ایک روز آپؓ کا غلام کوئی چیز لایا۔ اس چیز میں سے کچھ آپؓ نے تناول فرمایا۔ غلام نے کھانے کے بعد آپؓ کو بتایا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں ایک شخص کو غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا۔ اور اس فن سے واقف بھی نہ تھا۔ اس کے ساتھ فریب کیا کرتا تھا۔ اس شخص سے آج میری ملاقات ہوئی۔ اور اس نے مجھ کو یہ چیز دی جس میں سے آپؓ نے تناول فرمایا ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہٗ نے اپنے منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ کھایا تھا قے کے ذریعے باہر نکال ڈالا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط کا ایک واقعہ

کوفہ میں ایک شخص کی بکری گم ہو گئی۔ آپ کو پتہ لگا۔ تو آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ بکری کی عمر عموماً سات سال ہوتی ہے۔ اور آپ نے اس احتمال سے یوں کیا کہ شاید اسی گم شدہ بکری کا گوشت نہ ہو۔ جو قصاب سے لیا گیا ہو۔

(جواہر البیان)

ایک اہم ہدایت

حضرت سیدنا و مولٰنا و مرشدنا خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ :۔

"لقمہ کے بارے میں اگر معلوم ہو کہ وہ حرام ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہے تو اس کا کھانا حرام ہے اگر معلوم ہو کہ حلال ذریعہ سے حاصل کیا گیا ہے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ اگر کچھ بھی معلوم نہ ہو تو ایسا لقمہ مشتبہ ہے۔ اس کا کھانا جائز تو ہے مگر اس کا ترک کرنا اولیٰ ہے۔

(از مکتوب ۔ ۱۰۶ ۔ دفتر دوم)

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ان لوگوں کے دل کس طرح منور ہو سکتے ہیں۔ جن کی حالت یہ ہے کہ شبہ کی جو چیز پاتے ہیں اسے کھا لیتے ہیں۔ مگر میری حالت تو یہ ہے کہ شبہ کی چیز کھاؤں تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک میرے دل میں آگ سی

(جاری ہے)

انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ہماری حالت

یہ دنیا عارضی ہے فانی جس طرح اس دنیا میں مصیبتیں اور راحتیں ہیں اسی طرح آخرت کے آنیوالے عالم میں بھی یہ دونوں رخ ہیں

از حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

یہ تقریر کراچی کے ایک تبلیغی اجتماع میں کی گئی تھی

الحمد للہ الذی ھدنا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدنا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق صلوات اللہ تعالیٰ علیھم وعلی کل من اتبعھم باحسان الی یوم الدین

بزرگو، دوستو اور بھائیو!

ہم آپ سب جانتے ہیں کہ انسان کو اس دنیا میں آنے سے پہلے کچھ مدت اپنی ماں کے پیٹ میں رہنا ہوتا ہے اور جب تک وہ ماں کے پیٹ میں رہتا ہے اسی کو وہ اپنی دنیا سمجھتا ہے، وہ بے چارہ اس وقت بالکل نہیں جانتا کہ اصل دنیا کوئی اور ہے جہاں مجھے جانا ہے بلکہ اگر کوئی ایسا آلہ ایجاد ہو جائے جس کے ذریعہ پیٹ کے اندر کے بچے سے بات کی جاسکے اور اس کے ذریعہ اس کو یہ بتلایا جائے کہ نادان بچے! اصل دنیا اور ہے جو ابھی تو نے دیکھی ہی نہیں ہے۔ اور تو عنقریب اس دنیا میں پہنچنے والا ہے اور وہ لاکھوں میل کی لمبی چوڑی دنیا ہے اور اس میں زمین و آسمان ہیں سمندر اور پہاڑ ہیں کروڑوں بلکہ اربوں رہنے بسنے والے انسان ہیں، ریلیں دوڑ رہی ہیں جہاز چل رہے ہیں، ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں روز سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے، موسم آتے ہیں اور جاتے ہیں۔

الغرض اگر کسی ذریعہ سے ماں کے پیٹ میں قیام کرنے والے بچے کو کوئی شخص یہ بتلائے تو نہ تو وہ ان باتوں کو سمجھ سکے گا اور اگر کسی طرح سمجھانے میں کامیابی حاصل کرلی جائے تو وہ ماننے پر تیار نہ ہوگا، اس کے نزدیک تو ساری دنیا بس اس کی ماں کا بالشت بھر سے بھی کم کا پیٹ ہے، اس کے سوا جو کچھ اسے کوئی بتلاتا ہے وہ اس کے مشاہدہ کے خلاف ہے، لیکن ہم آپ جب اس منزل کو طے کرکے یہاں اس دنیا میں آگئے اور ان سب چیزوں کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں تو یہ سب چیزیں ہمارے لئے یقینی اور بدیہی ہوگئیں بلکہ اب ہم نے اور آپ نے یہ بھی جان لیا کہ ماں کے پیٹ میں ہمارا جو قیام کچھ دنوں رہا وہ کوئی مستقل قیام نہ تھا بلکہ اس دنیا میں لانے کے لئے ہمیں چند مہینے وہاں رکھا گیا تھا۔

بہرحال یہ وہ حقیقت ہے جس کا ہم سب تجربہ کر چکے ہیں اور اس سے ہم یہ سبق لے سکتے ہیں بلکہ ہمیں یہ سبق لینا چاہئے کہ ہمارا علم اور ہمارا مشاہدہ بہت ناقص ہے اور کسی چیز کے نہ جاننے اور نہ دیکھنے کی وجہ سے اس کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ حقیقتوں کا پورا علم بس اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس کے پیغمبر اس کے بتلانے سے اور اس کی طرف سے جو کچھ بتلاتے ہیں وہ بالکل حق اور صحیح ہے اور اپنے وقت پر سب سامنے آجانے والا ہے۔

انبیاء علیہم السلام انسانوں کے لئے جو خاص الخاص علم اللہ کی معرفت اور اس کی توحید کے علاوہ لے کے آئے ہیں جس کے ماننے یا نہ ماننے پر انسانوں کی کامیابی یا نامرادی اور ان کی نجات یا ہلاکت کا دارومدار ہے اور وہ یہ ہے کہ اس دنیا کے بعد انسانوں کو ایک اور عالم میں پہنچنا ہے اور وہ عالم اس دنیا کے مقابلے میں ہر حیثیت سے لاکھوں کروڑوں گنا اسی طرح بڑا ہوگا جس طرح ماں کے پیٹ کے مقابلہ میں ہماری یہ دنیا بڑی ہے اور وہی دراصل مستقل عالم ہے، اور یہ دنیا اس کے مقابلے میں اسی طرح عارضی ہے جس طرح اس دنیا کے مقابلہ میں ماں کے پیٹ والا عالم عارضی تھا، پھر انبیاء علیہم السلام نے پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ یہ بھی بتلایا کہ جس طرح اس دنیا میں مصیبتیں اور راحتیں ہیں اور تکلیفیں اور لذتیں ہیں اور اسی طرح آخرت کے آنے والے عالم میں بھی یہ دونوں رخ ہیں بلکہ اصل تکلیفیں اور مصیبتیں اور اصل لذتیں اور راحتیں وہیں ہیں، یہاں تو ہر چیز کا بہت ہی ناقص نمونہ ہے مثلاً یہاں جو آگ ہے دوزخ کی آگ میں ہزاروں لاکھوں گنا اس کے مقابلہ میں گرمی اور جلن زیادہ ہے اور یہاں کی بھوک پیاس سے جو تکلیف ہوتی ہے آخرت میں اس سے ہزاروں گنا زیادہ تکلیف والی بھوک پیاس ہے، اور یہاں بچھو جیسے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے جیسی تکلیف ہوتی ہے دوزخ کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے اس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ تکلیف ہوگی، اسی طرح یہاں کے کھانوں میں اور پھلوں میں جو لذت اور ذائقہ ہے جنت کے کھانوں اور پھلوں میں اس سے ہزار ہا درجہ زیادہ لذت اور ذائقہ ہے، اور یہاں بہتر سے بہتر جو خوشبوئیں ہیں وہاں ان سے ہزاروں درجہ زیادہ بہتر خوشبوئیں ہیں اور یہاں جو حسن ہے اس سے لاکھوں درجہ زیادہ

آخرت میں حق ہے۔ پھر یہ کہ یہاں جو تکلیف یا مصیبت ہے اور جو لذت اور راحت ہے وہ عارضی اور فانی ہے اور آخرت میں ہر چیز مستقل دائمی اور غیر فانی ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے یہ بھی بتلایا کہ انسان کا اصل ٹھکانا اور دائمی وطن آخرت ہی ہے خواہ دوزخ ہو یا جنت اور اللہ تعالیٰ نے گویا اسے آخرت ہی کے لئے بنایا ہے اور اس دنیا میں چند سالوں کے لئے اس کو صرف اس لئے رکھا جاتا ہے کہ یہاں رہ کر آخرت کی تیاری کرے اور جنت یا دوزخ کے قابل بنے، جس طرح ہر انسان چند مہینے اپنے ماں کے پیٹ میں صرف اس لئے رکھا جاتا ہے کہ وہ اس دنیا میں آنے کے قابل ہوسکے۔

پھر انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا علم بھی لائے کہ آخرت کے اس مستقل وطن میں اور کبھی نہ ختم ہونے والی اس زندگی میں تکلیفوں اور مصیبتوں سے بچنے کا اور لذتیں اور راحتیں حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے، انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ چند حقیقتوں پہ ایمان لاکر اس دنیا میں زندگی اس طریقہ پر گذاریں جس سے اللہ کا منشا اور وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اگر وہ ایسا کریں گے تو آخرت کی زندگی میں کامیاب اور خوش و خرم ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ وہ لذتیں اور راحتیں پائیں گے جن کا یہاں کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو انسان اس کے خلاف طرز عمل اختیار کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی منشا کے خلاف چلیں گے وہ آخرت میں ایسی سخت تکلیفوں اور مصیبتوں میں ڈالے جائیں گے جن کی یہاں کوئی مثال موجود نہیں ہے۔

دوستو اور بزرگو!

اللہ تعالیٰ کے سارے پیغمبر یہی پیغام لے کر آئے اور اسی مقصد کے لئے آئے کہ انسان ان باتوں کو مان کر اپنے لئے زندگی کا وہی طریقہ اختیار کرے جو اس کو آخرت کی کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی میں جہنم کے عذاب سے بچادے اور سدا بہار جنت کی لذتوں اور راحتوں میں پہنچادے۔

آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ کے ہزاروں پیغمبر آئے اور سب نے اپنے اپنے وقت کے انسانوں کو یہی پیام دیا اور صرف پیام ہی نہیں دیا بلکہ انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ بندوں کو اللہ کی رحمت میں لانے کی بلکہ اس کی طرف کھینچنے کی کوشش کی۔ پھر جن میں نیکی کا اور سعادت کا کوئی ذرہ بھی تھا انہوں نے ان کی بات مان لی اور اللہ کے متعلق اور آخرت کے متعلق ان کی باتوں پر یقین کرکے اور ایمان لاکے اللہ کے منشاء کے مطابق زندگی گذارنے کے اصول کو انہوں نے قبول کرلیا، یہ سب اپنے اپنے زمانہ کے مومن اور مسلم تھے اور یہ سب آخرت والی زندگی میں جنت پائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور جن لوگوں میں خالی شرارت ہی شرارت تھی اور خیر اور سعادت کا کوئی ذرہ بھی ان کے اندر نہیں رہا تھا انہوں نے پیغمبروں کی ان باتوں کے ماننے سے انکار کردیا، اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں نے اپنے امکان بھر اس کی پوری کوشش کی کہ یہ کسی طرح مان لیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ رہیں لیکن وہ اپنی ضد پہ قائم رہے اور انکار یعنی کفر پہ اڑے رہے

پھر سب سے آخر میں خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے یعنی سب قوموں اور سب ملکوں کے لئے اور قیامت تک کے لئے اللہ کے رسول بن کر آئے، جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا اس وقت پوری دنیا غلط راستہ پر چل رہی تھی، لوگ اللہ کے احکام سے اور اپنے انجام سے بے فکر ہو کر من مانی زندگی گذار رہے تھے، نبوت کے بعد آپؐ قریباً ۲۳ سال دنیا میں رہے اور اللہ کے بندوں میں آخرت کی فکر پیدا کرنے کے لئے اور اللہ سے ان کا رشتہ جوڑنے کے لئے اور ان کو دوزخ سے بچا کر جنت میں پہنچانے کے لئے آپؐ نے ایسی کوشش اور ایسی جدوجہد کی اور اس راہ میں ایسی ایسی تکلیفیں اٹھائیں کہ دنیا میں کسی نے بھی اس مقصد کے لئے اتنی محنتیں نہیں کیں اور اتنی تکلیفیں نہیں اٹھائیں۔ خود فرماتے ہیں۔

"ما اوذی فی اللہ احد مثل ما اوذیت"

(اللہ کے راستہ میں کسی کو اتنی تکلیفیں اور اتنی ایذائیں نہیں پہنچیں جتنی کہ مجھے پہنچی ہیں)

آپؐ کو اللہ کے بندوں کا ایسا درد تھا اور ان کو اللہ کے عذاب سے اور دوزخ سے بچانے کی اتنی فکر تھی کہ اس فکر میں گویا گھلے جا رہے تھے یہاں تک کہ قرآن پاک میں کئی جگہ فرمایا گیا کہ آپ ان لوگوں کے پیچھے اور ان کے ایمان لانے کے غم میں اپنے کو ہلاک کر ڈالیں گے اور اپنی جان دیدیں گے۔

"لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین" اور سورۂ کہف میں فرمایا گیا۔ "لعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفاً"

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے ۲۳ سال تک اس مقصد کے لئے محنتیں کرتے رہے اور اپنے راحت و آرام کو اور اپنی ہر چیز کو قربان کرتے رہے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ایک جماعت پیدا ہوئی جس نے آپؐ کی دعوت کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے متعلق اور آخرت کے متعلق یعنی قیامت اور جنت و دوزخ کے متعلق جو کچھ آپ فرماتے تھے اس نے اس پہ پورا یقین کرکے اور ایمان لاکے اپنے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ اس زندگی میں اللہ تعالیٰ ہم سے جو چاہتے ہیں ہم وہی کریں گے، یعنی ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم پہ چلیں گے اور دنیا کو ماں کے پیٹ کی طرح کی ایک عارضی اور درمیانی منزل سمجھتے ہوئے اور آخرت ہی کو اصل آخری اور منزل یقین کرتے ہوئے ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کریں گے۔

(باقی آئندہ)

معلوم ہوا۔ کہ انہوں نے حالت کو سنبھالنے کی نیت سے دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کی رو سے ایک درخواست مجسٹریٹ کو دی تھی۔ جس میں یہ استدعا کی گئی تھی کہ چونکہ اس قسم کے افعال سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ لہذا انہیں روک دیا جائے لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تنہائی میں گفتگو کی۔

فادیوں سے ملی بھگت

۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء کی رات کو میرے مکان میں تین آدمیوں نے گھس کر مجھے زدوکوب کیا۔ اور تعجب کی بات ہے کہ جو باتیں میرے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درمیان تنہائی میں ہوئی تھیں۔ انہیں حرف بہ حرف ان لوگوں نے دہرایا اور بعد میں دوسرے لوگوں سے بھی کہا۔

اہل کاروں کی عملی شرکت

بابری مسجد کے سامنے جہاں قبریں کھودی گئی تھیں۔ وہاں نو روز تک رامائن کا پاٹھ ہوتا رہا۔ اور بھوجن بھنڈارے بہت دنوں تک ہوتے رہے۔ بڑی بڑی سبھائیں ہوتی رہیں۔ تانگوں اور موٹروں میں لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے مشتہر کیا گیا۔ کہ رام چندر جی کی پیدائش کی زمین کو واپس لیا جا رہا ہے۔ یگیہ ہو رہا ہے۔ درشن کے لئے میلوں باہر سے لوگ موٹروں میں ہزاروں کی تعداد میں آنے لگے جن میں جوش سے بھرے ہوئے لیکچر دیئے جاتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ بابری مسجد کو شری رام مندر بنانا ہے۔ مہاتما گاندھی نیز کانگریس اور کانگریسیوں کو گالیاں دی جاتی تھیں۔ میرے اور شری سدھیشوری پرشاد پریذیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی فیض آباد کے خلاف بہت زیادہ جوش پھیلایا جاتا تھا۔ اور قتل کرنے کے لئے للکارا جاتا تھا۔ اس مضمون کی نوٹسیں تقسیم کی گئی تھیں اور مقامی ہفتہ وار اخبار وں میں بہت غلط باتوں کے ذریعہ سے پبلک کے جذبات مشتعل کئے گئے تھے۔ رامائن کا پاٹھ ہوتے وقت سرکاری حاکموں کی موجودگی میں یہ سب کچھ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ پرانی قبروں اور مسلمانوں کے متبرک مقامات مٹائے گئے اور ان جگہوں پر شیوا جی کی مورتی اور دوسرے ہندو دیوتاؤں کی مورتیاں نصب کر دی گئیں۔ اسی طرح منظم طور پر فرقہ وارانہ زہر کو پھیلایا گیا۔ حکام کے رویہ سے لوگ یہ سمجھنے لگے۔ کہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ یا تو سرکار کی مرضی سے ہو رہا ہے یا سرکار نے فرقہ پرست طبقہ کے سامنے اپنے کو ڈال دیا ہے۔

رام مورتی کا جنم

۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کی صبح کو جس کی شب میں بابری مسجد میں شری رام چندر جی کی مورتی رکھی گئی تھی۔ قریب نو بجے مجھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ انہیں شری بھائی لال کے ذریعہ تقریباً چھ بجے صبح کو معلوم ہوا۔ کہ مسجد میں مورتی رکھ دی گئی ہے۔ میں اسے دیکھنے گیا تھا وہاں سے ابھی لوٹا ہوں۔

لوکل حکام کی سازش

یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ مسجد میں جہاں پولیس کا پہرہ تھا۔ ان پہرہ داروں میں کسی کو خبر نہ ہو سکی اور بھائی لال کو اتنے سویرے اطلاع مل گئی کہ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس واقعہ کی اطلاع چھ بجے صبح دیدی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بات کی جانچ کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی کہ شری بھائی لال کو اتنے سویرے یہ خبر کیسے ملی یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس قسم کی بہت سی خبروں کا راوی شری بھائی لال کو بتاتے ہیں۔

سازش کی کامیابی پر قہقہے

میں تقریباً بارہ بجے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ بابری مسجد میں گیا جہاں مورتی رکھی ہوئی تھی۔ تھوڑے سے آدمی مسجد کے پاس جمع تھے۔ اس وقت آسانی سے مسجد کی حفاظت کی جا سکتی تھی اور مورتی کو ہٹایا جا سکتا تھا۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کو مناسب نہیں سمجھا صبح ہی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے منادی کی جانے لگی کہ بھگوان ظاہر ہوئے ہیں۔ ہندو درشن کے لئے چلیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ اجودھیا جاتے وقت میں نے فیض آباد میں نیز اجودھیا میں ان کی توجہ اس اعلان کی طرف موڑی۔ جوش بڑھتا گیا۔ اور نوٹسیں تقسیم کی جانے لگیں۔ موٹروں پہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ درشن کے لئے آنے لگے۔ مجمع میں پرجوش تقریریں ہوتی تھیں اور کہا جاتا تھا کہ کانگریس ہندو دھرم کو برباد کر رہی ہے پاکستان میں ایک بھی مندر نہیں رہ گیا ہے۔ پھر اجودھیا میں مسجد اور قبرستان کیوں ہونا چاہیئے۔ ہم لوگوں کو مل کر اجودھیا سے مسلمانوں کا نشان مٹا دینا چاہیئے۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب کانگریس کا تختہ الٹ دیا جائے۔ کانگریس کے اکثر لوگ اس خیال کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ لیکن پنڈت جواہر لال جی اور کچھ لوگ ہی مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ انہیں ختم کرنا ہوگا۔ اجودھیا میں اکشے برہمچاری اور سدھیشوری پرشاد کو نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ یہ ہندو دھرم کو بڑھنے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قہقہوں کے درمیان یہ نعرے لگائے جاتے تھے۔ اکشے اور سدھیشوری کا ناش ہو۔ اکشے اور سدھیشوری کو مار ڈالو۔ یہ مذہب کے دشمن ہیں۔ مسلمان ہو گئے ہیں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کانگریس حکومت پر اثر ڈال رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ پارلیمنٹری سیکرٹری شری گووند سہائے کے ایک بڑے جلسہ میں بھی ان لوگوں نے ہلڑ کیا۔ اور متذکرہ بالا نعرہ لگا کر مجمع کو مشتعل کیا۔

سیکولرزم کا جنازہ

شری وشمبھر دیال ترپاٹھی اور شری رگھو داس وغیرہ جیسے کانگریس لیڈران بھی اس موقعہ پر اپنا اوپر قابو نہ رکھ سکے اور انہوں نے اجودھیا کی مسجد والے جلسہ میں رجعت پسندوں کی حرکتوں کی موافقت میں تقریریں کیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کا مطلب ہی یہ ہے کہ اکثریت جسے پسند کرے وہ ہو میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کے لوگ یہاں مسجد نہیں پسند کرتے لہذا کوئی اس کو لوٹا نہیں سکتا۔ اگر گورنمنٹ نے اس معاملہ میں مداخلت کی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے آیا ہوں اور ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔

دفعہ ۱۴۴ کا مطلب

راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندو سبھا کے لیڈروں نے جلسوں میں کانگریسی حکومت کو دھمکی دی اور کہا کہ یہاں مسجد نہیں ہو سکتی۔ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود سرکاری اجازت کے بغیر ان لوگوں کے بڑے بڑے جلوس نکلتے اور جلسے ہوتے تھے۔ دفعہ ایک سو چوالیس کی پابندی صرف مسلمانوں ہی تک محدود تھی۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ بابری مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیئے گئے تھے۔ کئی روز تک

جودھیا میں مسلمانوں کا داخلہ روک دیا گیا۔ لیکن ہندوؤں میں جنہوں نے جوش پھیلانے کے لئے یہ حرکتیں کی تھیں اس دفعہ کا کوئی اثر نہ تھا۔

دفعہ ۱۴۵ کا مذاق

باوجودیکہ بابری مسجد پر گورنمنٹ نے حسب دفعہ ۱۴۵ قبضہ کرلیا تھا لیکن اس پر پوجا پاٹ جاری رکھا گیا اور مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے محروم کر دیا گیا۔

مسلمانوں پر اقتصادی مار

اسٹار ہوٹل کا سوال بھی بہت اہم ہے۔ شری بھائی لال نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ باہر کے کچھ مسلمان آکر اسٹار ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ وغیرہ بھی ہیں ہوٹل کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کوئی دوسرے اسلحہ نہیں ملا صرف چار آدمی ملے ان میں ایک شخص سلطان پور کا باشندہ ہے اور بسکٹ کا کاروبار کرتا ہے۔ بسکٹ خریدنے فیض آباد آیا تھا۔ اس کے خلاف دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند کا مقدمہ چلایا گیا اور ہوٹل کو اسی وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنی موجودگی میں بے گناہ ہوٹل کے مالک سے خالی کرالیا۔ بعد میں وہ ہوٹل کا مکان دوسرے کو دے دیا گیا۔ اب پتہ چلا ہے کہ وہاں ایک دوسرا ہوٹل گومتی ہوٹل کے نام سے بڑے جشن کے ساتھ کھولا گیا ہے۔ اس کی افتتاح ڈسٹرکٹ جج صاحب نے کی۔ اس رسم میں دوسرے سرکاری حکام نے بھی شرکت کی۔ اس واقعہ سے مقامی لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ مسلمانوں نے حقیقت میں کوئی بڑی سازش کی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیویم سیوک سنگھ والوں کو اپنے جوش عمل کو صحیح ثابت کرنے کا ایک آلہ مل گیا ہے۔

فرقہ پرستی کی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈے۔ کے نیرا کی مذہب پرستی کی ساکھ بڑھ گئی ہے۔ اور یہ چرچا ہونے لگا ہے کہ مذہب کی رکھشا کے لئے انہوں نے اپنی جان کو خطرے میں ڈالا۔ اور انہوں نے صورت حال کا نہایت ہوشیاری سے مقابلہ کر کے ہندو لیڈروں کی جانیں بچائیں۔

قوم پروری کی سزا

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسٹار ہوٹل کا مالک ایک پرانا نیشنلسٹ ہے اور قوم پرستی کے سبب سے پچھلے دنوں الیکشن کے زمانہ میں سنگھیوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا تھا اور ہوٹل پر دھرنا دیا تھا۔

کس مپرسی کا عالم

یہ معلوم ہے کہ اس کے پہلے چار فرقہ وارانہ فسادات فیض آباد میں ہو چکے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ گذشتہ بقرعید کے موقعہ پر جس طرح مسلمانوں کے مکانات لوٹے اور جلائے گئے اور انہیں پیٹا گیا اور عورتوں اور بچوں پر وحشیانہ طریقہ سے حملہ کر کے گھائل کیا گیا وہ اتفاقی واقعہ نہیں تھا۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر شری راجہ رام مصرا اور سٹی کانگرس کمیٹی کے صدر شری سدیشوری پرشاد اور ضلع بورڈ کے صدر للن جی کو گالیاں دی گئیں۔ ان کے خلاف حملہ کرنے کے لئے لوگوں کو اکسایا گیا۔ نوٹسیں تقسیم کر کے ان کاموں کو حق بجانب ٹھہرایا گیا۔ حکومت کو یہ سب معلوم ہے لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے عدم کارروائی کی وجہ سے شرارت پسند لوگوں کی ہمت بڑھ گئی۔ اور مسلمان اپنے آنسو پی کر خاموشی اختیار کرنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ مرکز کے آنریبل ہوم منسٹر نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں گھائل مسلمانوں اور ان کے لٹے ہوئے اور جلے ہوئے مکانوں کو خود آکر دیکھوں گا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

دوسرے درجے کے شہری

آج فیض آباد اور اجودھیا میں مسلمانوں میں بہت زیادہ خوف وہراس طاری ہے اور ان میں سے بیشتر لوگوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو اپنے رشتہ داروں کے یہاں بھیج رکھا ہے۔ اور کچھ لوگ اپنے خاندان سمیت ترک وطن کر گئے ہیں۔ میں نے بہت زیادہ کوشش گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرنے کے لئے کی لیکن میں ناکام رہا۔ اس طرح اس کا پتہ چلا ہے کہ اجودھیا کے مسلمانوں پر یہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اعلان کریں کہ بابری مسجد ہندوؤں کا مندر ہے۔ اس کے لئے دھمکی بھی دی جا رہی ہے۔ دوکانداروں کو دوکان خالی کرانے کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان سے ترک موالات کرنے کا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ کچھ معزز مسلمانوں پر حملہ کرا کر انہیں گھائل کیا گیا ہے۔

حق گوئی جرم ہے

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ میرے [illegible] ان موقوعہ [illegible] اجودھیا کا تالا توڑ کر سب سامان لوٹ لیا گیا ہے۔ مکان پر قبضہ کر کے کچھ لوگ رہنے لگے ہیں وہاں جلسوں میں پرچار کیا گیا ہے کہ میں اجودھیا میں داخل نہ ہو سکوں اور جو ہندو مجھے دیکھنے کے بعد مجھ پر حملہ نہ کرے وہ گئو ہتیا کا گنہگار ہوگا۔ وغیرہ۔

نصب العین کا سوال

میں اس مسئلہ کو مسجدوں اور مسلمانوں کی حفاظت کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ میرے پیش نظر کانگرس اور مہاتما گاندھی کے وہ بہت بلند اصول ہیں جن کے لئے ہم اب تک لڑتے رہے ہیں۔ اگر ہم نے اتنی پوری طاقت سے ان رجعت پسند خیالات کا تدارک نہ کیا۔ تو کانگریس کا نصب العین ختم ہو جائے گا اور عوام میں رجعت پسند خیالات کا پرچار ہونے لگے گا۔ میں لیڈروں اور سرکار کا دھیان اجودھیا کی حالت کی طرف موڑ کر یہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ جلد سے جلد وہاں کی صورت حال کو سنبھالیں۔ اس طرح فساد پھیلانے والے عناصر اور ان سرکاری حکام کے خلاف جنہوں نے اس میں مدد دی ہے۔ سخت کارروائی کر سکیں۔ حملہ کرنے والوں کے خلاف پوری کارروائی کر کے مسلمانوں کو یہ محسوس کرنے کا موقعہ دیں کہ وہ ایسے ملک میں ہیں جہاں ان کی جان اور ان کا مال محفوظ ہے۔ ان کے عبادت خانوں اور متبرک مقاموں کو واپس کر کے ان کے مذہبی جذبات کی حفاظت کریں اور اسی طرح ملک میں مہاتما گاندھی کے اصولوں کی تبلیغ کر کے سچے رام راج کو قائم کرنے میں کامیابی حاصل کریں۔

خاموش رضامندی

بابری مسجد کے سلسلہ میں یہ کہنا کہ چونکہ اس مسجد کی بنا شری رام چندر جنم استھان مندر کو توڑ کر قائم کی گئی ہے لہذا وہ ہندوؤں کو واپس ملنی چاہئے۔ ایک تاریخی سوال ہے لیکن تاریخی نقطہ نظر سے فیصلہ کرنے کے بعد بھی ایسے

باقی ص ۲۵ پر

افکار معاصرین

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحبؒ کی وفات پر

الحق اکوڑہ خٹک کا اداریہ

شیخ بنوریؒ کے جانشین جامعۃ العلوم الاسلامیہ کے مہتمم، وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ اتحاد امت کے داعی اور تحریک نفاذ شریعت کے عظیم رہنما حضرت العلامہ مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب رجب کے دوسرے عشرے میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے راہی عالم آخرت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

کیا عجب کہ عالم اسلام کی زبوں حالی امت مسلمہ کے انتشار اور خلیجی ممالک میں درندگی و سفاکیت کے ہولناک مناظر مرحوم کے لیے حد درجہ اذیت ناک اور ناقابل برداشت ہوں عالم بالا میں آخرت کی عافیت سے انہیں نوازنے کے لیے یہ صدا گونجی ہو یاایتھا النفس المطمئنۃ ہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ہ فادخلی فی عبادی ہ وادخلی جنتی ہ

حضرت مفتی صاحب مرحوم عظیم محدث حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب کاملپوریؒ کے فرزند اور محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے سانحہ ارتحال کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں ان کے جانشین تھے۔

ان کی نورانی صورت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا ہے۔ ان کے اندر بھی اکابر علماء دیوبند کی طرح خلوص وللہیت انکساری و تواضع اور صوبیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وجاہت و شرافت علمی ان کی پیشانی سے جھلکتی بلکہ ابلتی تھی علم و حکمت اخلاق و کردار اور تقویٰ و طہارت کی صفات کمال سے متصف تھے۔

حضرت مفتی صاحب کو بار بار حرمین شریفین حاضری کی سعادتیں بھی حاصل ہوتی رہیں۔ مرحوم کا حرمین شریفین بالخصوص مدینہ طیبہ میں سوز و گداز استغراق و انہماک قابل دید تھا، ادھر سے عشق سچا اور طلب صادق تھی تو ادھر سے بارہا سعادتِ حج و زیارت سے مشرف ہوتے رہے۔

تمام عمر علوم نبویہ اور فنون اسلامیہ کے درس و تدریس میں منہمک رہے۔ تعلیم و تدریس، خدمت علم و طلبہ، تنظیم مدارس، استحکام وفاق، اتحاد امت کی دعوت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے مسلسل مساعی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ان کی حیاتِ مستطاب کا ہر صفحہ نورانی اور ہر ورق زریں ہے۔

ان میں اپنے عظیم والد حضرت کاملپوری اور محدث العصر شیخ بنوریؒ کے اخلاق کا پرتو تھا۔ وہ عالی حوصلہ فراخ چشم، فیاض، متحمل و بردبار، متواضع اور کریم النفس تھے جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور مختلف دینی تنظیموں کے نظام مالیات اور جماعتی و اجتماعی معاملات میں عفیف و نزیہ اور دیانت دار و امین تھے۔

جمہور اہل اسلام کے قدیم اور دیرینہ مطالبہ ملک میں نفاذ شریعت اور غلبہ اسلام کی ہر تحریک اور اس سلسلہ کی پیش رفت کے ہر اقدام میں حکمرانوں اور باطل قوتوں کے لیے سینہ سپر رہے۔ بالخصوص ماضی قریب کے ادوار حکومت میں ملک کے نظریاتی اساس کے تحفظ، پارلیمنٹ میں نفاذ شریعت بل کی جد و جہد، ملک میں نفاذ شریعت کی تحریک، متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل، متحدہ سنی محاذ عورت کی حکمرانی کے خلاف متحدہ علماء کونسل کے قیام، افغان جہاد، رفض و بدعت اور سارقین ختم نبوت کے بھرپور تعاقب میں مرحوم نے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کا بھرپور ساتھ دے کر ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔

پاک سرزمین میں ان اہم محاذوں پر عزم و ہمت کے ساتھ خدمت کے لیے تقدیر الٰہی نے ہمیشہ اولوالعزم علماء و مشائخ، قائدین اور جانباز و جان فروش مجاہدین کا انتخاب کیا۔ وہ فہرست شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے شروع ہوتی اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے ہو کر سالار قافلہ ختم نبوت مولانا سید محمد یوسف بنوری، قائد ملت مولانا مفتی محمود اور قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق پر ختم ہوتی ہے۔ اس فہرست میں مزید جن ناموں کا اضافہ ہو تو ان میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن مرحوم کو ان میں خصوصی مقام اور امتیاز حاصل ہے۔ مرحوم نے جس میدان عمل میں بھی قدم رکھا خود اعتمادی اور جرأت و ہمت کے ساتھ رکھا بلکہ اپنی بصیرت، ذہنی و علمی صلاحیت اپنی قوت عمل اور اپنے امتیاز کا نقش قائم کر دیا۔

مرحوم حد درجہ خلیق اور معتدل المزاج تھے اجتماعی مشاورتوں میں کسی وقت بھی اشتعال میں نہیں آتے تھے بلکہ بعض اوقات تو حیرت ہوتی تھی کہ نہایت اشتعال انگیز موقع پر بھی وہ نہایت دھیمے انداز میں بالکل ٹھنڈے طریقے پر اس کی تردید کرتے تھے۔ اس میں جھنجھلاہٹ، تلخی اور ناگواری نہیں ہوتی تھی اور بعض اوقات اہم اجتماعی اور ملی تحریکی امور میں بعض حساس اور نازک مرحلوں میں جس طرح انکی ذہانت، صلح پسند طبیعت، حاضر دماغی، صوابدید اور موثر شخصیت نے خوش اسلوبی سے عقدہ کشائی کی اس کی مثالیں سلف صالحین ہی کی تاریخ میں ملتی ہیں۔

مرحوم کے اچانک سانحہ ارتحال کی خبر دارالعلوم حقانیہ میں صاعقہ بن کر گری، اساتذہ و طلبہ سب حیرت زدہ اور غم زدہ تھے۔ جامع مسجد دارالعلوم میں قرآن خوانی ایصال ثواب اور تعزیتی جلسہ اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

دارالعلوم اور ادارہ الحق حضرت مفتی صاحب مرحوم کے سانحہ ارتحال میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ، مرحوم کے تلامذہ و متوسلین برادران و دیگر اعزہ کے ساتھ اس صدمہ میں برابر کا شریک اور حضرت مفتی صاحب کے رفع درجات

باقی ص ۴۵

ماڈرن موٹرز کے منیجر کا قادیانی تنظیم سے اخراج اور بائیکاٹ کی سزا

عزیز ملک

پچھلے دنوں حلقہ گلشن اقبال کے قادیانیوں کے پریذیڈنٹ چوہدری ظفر اللہ خاں کو مرزا طاہر نے لندن سے جاری کردہ ایک حکمنامہ کے ذریعہ بیک بینی و دو گوش قادیانی تنظیم سے اخراج اور بائیکاٹ مقاطعہ کی سزا سنادی۔ اس سزا کا پس منظر بڑا دلچسپ اور عبرتناک ہے۔ ظفر اللہ خاں نے ساری عمر خاندانِ مرزا کی خوشامد اور چاپلوسی میں گذار دی۔ شروع میں وہ معمولی پینٹر تھا اور پرنس روڈ میں فٹ پاتھ پر بیٹھا بورڈ پینٹ کیا کرتا تھا مگر قادیانی اکابرین کی جوتیاں سیدھی کرتے کرتے مشہور قادیانی ادارے ماڈرن موٹر کا منیجر بن گیا۔ اس کے علاوہ قادیانی تنظیم کے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز رہا۔ مختلف قادیانی حلقوں کا صدر رہا۔ اور سزا پانے سے دو دن قبل بھی قادیانیوں کی مرکزی کمیٹی کا جو اجلاس گیسٹ ہاؤس ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں ہوا اس میں بحیثیت صدر حلقہ گلشن اقبال شرکت کی۔ اس سزا کا محرک جو واقعہ ہوا اس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ ظفر اللہ خاں کے بیٹے قادیانی تنظیم سے متنفر ہیں ان میں سے ایک بیٹا نوید نامی زیادہ ہی فرنٹ ہے۔ نوید نے ایک مسلمان لڑکی سے مسلمان عالم سے ہی نکاح پڑھوا کر شادی کرلی۔ ظفر اللہ کو معلوم ہوا تو اسے یہ ڈر ہوا کہ اگر یہ بات آؤٹ ہو گئی تو قادیانی رشتہ داروں اور احباب میں بڑی سبکی ہوگی۔ خاص طور پر ماڈرن موٹرز میں اپنے حریف گروپ سے زیادہ خطرہ تھا۔ جس کا سرغنہ جنرل منیجر صغیر احمد چیمہ ہے۔ صغیر چیمہ اور ظفر اللہ کی ملازمت کے دوران ہمیشہ چپقلش رہی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں لگے رہے۔ اگر حریف گروپ کو نوید کی اسلامی شادی کا پتہ لگ جاتا تو ظفر اللہ کا خوب ریکارڈ لگتا اور قادیانیوں میں بڑی بھد اڑتی۔ چنانچہ ظفر اللہ نے اس خبر کو چھپایا اور اپنے سربراہ مرزا طاہر کو لندن خط لکھا کہ لڑکی مسلمان تھی اب قادیانی ہو گئی ہے۔ اس کی شادی کی میرے بیٹے نوید سے اجازت دی جائے۔ مرزا طاہر نے اجازت دیدی۔ چنانچہ اس کے بعد اس لڑکی کا نکاح دوبارہ نوید سے احمدیہ ہال میں مربی اشرف ناصر سے پڑھوالیا لیکن ادھر صغیر چیمہ اپنے بندوں کے ذریعہ ٹوہ میں لگا رہا کہ یہ لڑکی کون ہے اور یہ سب سلسلہ کیسے بنا۔ ہوتے ہوتے اس نے پتہ لگالیا کہ لڑکی تو مسلمان ہے اور ظفر اللہ کا بیٹا نوید بھی قادیانیت سے فرنٹ ہے اور یہ کہ ان کا پہلے باقاعدہ اسلامی طریقے سے نکاح ہو چکا ہے۔ اور اب قادیانی طریقے سے جو نکاح پڑھوایا گیا ہے تو یہ ظفر اللہ نے قادیانی برادری میں اپنی ساکھ اور عزت قائم رکھنے کے لئے ایسا کیا ہے۔

لندن مخصوص ذرائع میں ایک قادیانی رحمت علی جو جرمنی سے وہاں گیا ہوا تھا نے بتایا ہے۔ کہ وہاں صغیر چیمہ کا تفصیلی خط مرزا طاہر کے نام پہنچا جس میں نوید کی شادی کی تفصیل درج اور مرزا طاہر کو خوب بھڑکایا گیا تھا کہ ظفر اللہ نے آپ سے دھوکا کیا ہے اور آپ سے غلط بیانی

باقی صفحہ ۲۵ پر

قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے نہیں دیا گیا

نمائندہ ختم نبوۃ عبد المنان چانڈیو وارہ

یہاں سے قریباً ۱۲ کلومیٹر دور ایک گاؤں کھنڈو ہے۔ کھنڈو میں چند قادیانی بھی رہتے ہیں۔ ان دنوں جب قادیانیوں کی ایک عورت مرگئی تو قادیانیوں نے اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہا۔ جب اس کا علم مسلمانوں کو ہوا تو انہوں نے مزاحمت کی اور قادیانی عورت کی لاش کو دفن نہیں ہونے دیا۔ قادیانیوں نے جب علاقہ کے چند قادیانی نواز حضرات کے اشارے پر زبردستی لاش قبرستان میں دبانے کی کوشش کی تو وارہ کے غیور مسلمان مجاہدین نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے میدان کارزار میں قدم رکھا۔ محترم قمر الدین اٹھرو نے بڑا کام کیا۔ جبکہ وارہ سے مولانا بشیر احمد۔ مولوی محمد صدیق۔ شاہ صاحب اور شیر محمد کھنڈو پہنچ گئے۔

وارہ سے مسلمان بڑی تعداد میں گاڑیوں سوزوکیوں اور بسوں میں بیٹھ کر کھنڈو پہنچ گئے قادیانی عورت کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے نہیں دیا۔ اللہ کے فضل سے ختم نبوت یوتھ فورس جمعیت طلبۂ اسلام اور جمعیت علماء اسلام کے مجاہد کارکنوں کی جدوجہد سے قادیانیوں کا مردہ مسلم قبرستان میں دفن نہ ہوسکا۔

واضح رہے کہ یہ دوسرا موقع ہے جس میں قادیانیوں کی بڑی ذلت اور رسوائی ہوئی ہے اس سے پہلے قادیانی غنڈوں نے ایک مذہبی جلسہ پر پتھراؤ کیا تھا اور جب پولیس نے انہیں گرفتار کرنے کے لئے چھاپہ مارا تھا تو قادیانی بیت الخلاء (لیٹرین) میں چھپے ہوئے تھے۔ اور ان کو وہاں سے ہی گرفتار کیا گیا تھا جہاں قادیانیوں کا انگریزی نبی اپنی نجاست پر گر کر مرا تھا۔

وارہ میں قادیانیوں کی بڑی ذلت و رسوائی ہوئی ہے۔ منہ چھپاتے پھرتے ہیں۔ شہر میں آتے ہیں تو اپنے کو "قادیانی" کہلوانے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ ان کا انگریزی نبی مرزا غلام احمد اپنے کو "قادیانی" لکھتا تھا۔

وارہ میں قادیانیوں کا کئی دکانوں اور ہوٹلوں میں جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ کئی جگہوں پر قادیانیوں کو باہر نکالا گیا ہے۔ قادیانیوں کی ایسی ذلت ہوئی ہے جس کے زخم قادیانی قیامت تک چاٹتے رہیں گے۔

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

ج : اخبار الحکم بابت ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱ اور کتاب ملفوظات احمدیہ یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۵۱ پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام محمد بتلایا کیونکہ موسیٰ کی طرح جلالی تھے اور حضرت عیسیٰ نے بوجہ جمالی ہونے کے آپ کا نام احمد بتلایا۔ بحوالہ تردید مرزائیت بطرز جدید از ابوحبیب الشد کلرک مرتب صفحہ ۱۳۔

د : وہ اعطی نصیباً کاملاً منہا الانبیاء خاتم سلسلۃ النبوۃ فانہ اعطی اسمین اولہما محمد وثانیہما احمد من رب الکونین۔ روحانی خزائن صفحہ ۱۰۳ ج ۱۸۔

اپنے مکرم صاحب نے بے شمار اشعار میں آپ کا اسم گرامی احمد ذکر کیا ہے جن میں سے کچھ اوپر ذکر ہوئے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے کہ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی نام ہونا کتنے مضبوط دلائل و براہین حتیٰ کہ خود قادیانی عبارات سے کتنی وضاحت سے ثابت ہو چکا ہے۔ اب بتلایئے کہ مرزا کو اس نام یا پیش گوئی سے ذرہ برابر بھی تعلق ممکن ہے۔ لہٰذا ان کو احمدی کہنا تمام حقائق کا کھلا انکار ہے۔

قارئین ملاحظہ ہو کہ مرزا صاحب کا ذاتی نام احمد تھا۔ والدین نے یہی نام رکھا تھا۔ غلام تو حضرت خاندان کے رواج اور بطور علامت مشہور ہے۔ اسی لیے آپ کے الہامات میں "احمد" استعمال ہوا ہے اور بیعت میں بھی یہی نام استعمال ہوتا تھا۔ خلاصہ انوار خلافت صفحہ ۲۱۔

الجواب: یہ بالکل سفید جھوٹ ہے بلکہ والدین نے آپ کا نام غلام احمد ہی رکھا تھا ملاحظہ ہو۔

ا : اخبار الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۹، ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲، ۱۳۔ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۹۲۔ کتاب حیات النبی از یعقوب علی مرزائی جلد ۱ صفحہ ۵۱ تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ الفضل ۹ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۔ الفضل ۱۵۔۱۹ مئی ۱۹۱۶ء صفحہ ۸ الفضل ۲۷ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۹ پر لکھا ہے کہ آپ کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا۔ بحوالہ تردید مرزائیت بطرز جدید صفحہ ۶

ب : کتاب المہدی صفحہ ۱۱۲ جلد اول پر بحوالہ کتاب البریہ لکھا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے۔

ج : نام نہاد خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین اپنی مشہور کتاب سیرت مسیح موعود کے پہلے صفحہ پر ہی فرماتے ہیں کہ احمد قادیانی کا پورا نام غلام احمد تھا۔

لو جی معلوم ہو گیا کہ پورا نام تو غلام احمد ہی تھا۔ مگر مرزائیت کی روایتی بد دیانتی نے اس کو احمد کی غلامی سے نکال کر خود اس منصب عظیم پر براجمان ہونے لئے ایک جسارت کا موقع فراہم کیا۔

د : اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنی صداقت کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

غلام احمد قادیانی کے عدد بحساب حروف ابجد ۱۳۰۰ بنتے ہیں اور اس وقت اس نام کا کوئی دوسرا انسان دنیا میں موجود نہیں لہٰذا میں ہی مسیح موعود ہوں ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶

ناظرین کرام! ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ اگر مرزا کا نام صرف احمد ہو تو پھر سارا بنا بنایا ڈرامہ فیل ہو جائیگا لہٰذا معلوم ہوا کہ مکمل نام غلام احمد ہی تھا۔ ورنہ عدد ۱۳۰۰ کیسے بن سکے گا۔

ہ : مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت کی بنیاد ہی ایک گلاب شاہ مجذوب والی پیش گوئی ہے۔ جو کہ بروایت کریم بخش ازالہ اوہام، صفحہ ۷۰۹ پر تفصیل سے درج کی گئی ہے۔ جس پر پچاس ساٹھ مسلم غیر مسلم تصدیقی شہادتیں بھی ثبت ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص جناب کریم بخش بیان کرتا ہے کہ آج سے تقریباً تیس برس پیشتر ایک صالح مجذوب گلاب شاہ نے پیش گوئی کی تھی کہ عیسیٰ اب جوان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کریم کی غلطیاں نکالے گا۔ قرآن کریم کی رو سے فیصلہ کرے گا اور مولوی انکار کر جائیں گے نیز یہ پوچھنے پر کہ عیسیٰ اب کہاں ہے؟ جواب دیا: بیچ قادیان کے۔ پھر جناب کریم بخش کہتے ہیں کہ اس مجذوب نے عیسیٰ کا نام غلام احمد بتلایا تھا۔

معلوم ہوا کہ الہامی، خاندانی اور تمام استعمالی نام غلام احمد ہی تھا نہ کہ صرف احمد۔

مزید ملاحظہ فرمایئے۔

و : جناب مرزا صاحب نے [illegible] اشتہارات کے عنوان و اعلانات تبلیغ رسالت کے نام سے دس حصوں میں شائع کیے تھے۔ جن کو اب مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں ربوہ میں شائع کیا گیا ہے ان تمام اشتہارات اور اعلانات کے آخر میں مرزا صاحب نے اپنا نام غلام احمد ہی لکھا ہے۔ "ایک جگہ بھی احمد نہیں لکھا"۔

ز : ایسے ہی متعدد تحریرات و معاہدات درمیان مرزا قادیانی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے اسی نام سے کی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کہیں بھی احمد نام درج نہیں ہے

نیز مسٹر مرزا کی بہت سے زائد تصنیفات بھی اسی نام یعنی غلام احمد سے ہی اختتام پذیر ہوئی ہیں۔

س ۱۰ اس نام کے الہامی ہونے پر خود بطور نص صریح کے مرزا صاحب کی ذاتی صراحت بھی ملاحظہ فرمایئے جناب مرزا صاحب اپنے رسالہ دافع البلاء صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ :

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود کو بھیجا جو اس سے پہلے مسیح موعود سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔

ایسے ہی مرزا صاحب کا عرصت جہاد کے بارہ میں ایک مشہور شعر اس نام کی صراحت کر رہا ہے۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دافع البلاء صفحہ ۲۰ از مرزا صاحب)

ناظرین کریم : مندرجہ بالا سیکڑوں دلائل اور شہادات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ مرزا صاحب کا خاندانی الہامی اور خود اختیاری نام احمد نہ تھا بلکہ غلام احمد تھا۔ لہٰذا اب اتنی واضح حقیقت کا انکار کرنا کسی ہوش مند انسان کا کام نہیں ہو سکتا ہاں کوئی مخبوط الحواس اور مراق کا ستایا ہوا ہو تو اور بات ہے۔ پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ ایک طرف قرآن و حدیث، تفسیر اور کتب لغت وغیرہ اور جمیع اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ کہ "اسمہ احمد" کا مصداق سید الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ امت کے کسی ایک فرد کا انکار ثابت نہیں۔ بلکہ کسی کا وہم و گمان بھی منقول نہیں مگر خلیفہ صاحب بڑے دھڑلے سے کہہ گئے کہ کسی حدیث وغیرہ میں اس پیش گوئی کو آپ نے اپنے اوپر چسپاں نہیں فرمایا بلکہ اسم احمد ہی کہیں وارد نہیں ہوا اور دوسری طرف مرزا صاحب کا نام ہر جگہ ہر موقع پر غلام احمد مذکور ہے مگر خلیفہ صاحب مراق کے جوش میں آ کر صاف انکار کر دیتے ہیں کہ آپ کا نام غلام احمد ہے ہی نہیں بلکہ احمد ہے۔ اور آپ ہی اسمہ احمد کے مصداق حقیقی ہیں۔ بالعجب ہے کہ کوئی اس رنگ و بو کے عالم میں اس دجل و الحاد کی نظیر ثبوت کی جگہ نفی اور نفی کی جگہ ثبوت

قادیانی مغالطہ ۲۰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی محمد ہے احمد ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسم محمد جلالیت کا مظہر ہے اور آپ مظہر جلالیت تھے یعنی جہاد و قتال کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور اسم احمد مظہر جمالیت ہے جو کہ مظہر جمالیت ہے جو کہ عدم جہاد و قتال پر دلالت کرتا ہے اس رنگ میں تو مرزا صاحب آئے ہیں۔ لہٰذا اسمہ احمد کے مصداق صرف مرزا صاحب ہی ہیں۔

الجواب بعون الوہاب

اسمہ احمد کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہو جانے پر (جیسا کہ اوپر بے شمار دلائل قطعیہ

سے ثابت ہو چکا ہے) اس قسم کے دجالی اور ملحدانہ شبہات پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے مگر پھر بھی اس ملحدانہ مغالطہ کی خباثت کو واضح کرنے کے لیے کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ناظرین کرام! اس مغالطہ کی خباثت میرے خیال میں دیگر اکثر مغالطوں سے بڑھی ہوئی ہے مرزائی خلیفہ صاحب! الحاد و زندقہ زور بہتان (کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے) کی خوب آبیاری کی ہے اور اس میں مخبوط الحواس ہو گئے کہ اپنے باپ متنبی قادیان کی تحریرات بھی یکسر نظر انداز کر گئے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

۱: ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور اسم محمد جلالی تھا اور اس میں یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نہ کہ بقول خلیفہ مرزا قادیانی) دنیا میں صلح و آشتی پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دونوں ناموں کی اس طرح تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور رہا اور ہر طرح سے صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت مصلحت نے ضروری سمجھی۔ ملاحظہ ہو روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۵۲۷۔

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلایا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ خود بھی جلالی رنگ میں تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام احمد بتلایا کیونکہ وہ خود بھی جمالی رنگ میں تھے۔

(ملفوظات یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۵۰۳ اخبار الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

۳: مرزا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جب مسیح نے پیش گوئی کی تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے کی کیونکہ وہ خود جمالی شان رکھتے تھے۔ یہ وہی نام ہے جس کا ترجمہ فارقلیط ہے۔ اخبار الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء

۴: ایک دفعہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے کسی نے سوال کیا کہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد والی پیش گوئی انجیل میں کہاں ہے؟ تو فرمایا کہ انجیل محرف ہو گئی ہے ہمارے لیے ضروری نہیں کہ ہم تلاش کرتے پھریں۔ قرآن نے اطلاع دی ہے ہم اسے مان لیں گے الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۔ کالم ۱ اور ۲ بحوالہ تردید مرزائیت بطرز جدید از ابو حبیب اللہ کلرک۔

۵: گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ ازالہ اوہام ص ۶۷۳۔

ملاحظہ فرمایئے کہ کس وضاحت سے خود ان کے گھر ہی سے تمام مسائل حل ہو گئے کہ

۱: احمد نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ ۲: قرآنی پیش گوئی "اسمہ احمد" کے مصداق بھی آپ ہی ہیں۔ ۳: فارقلیط یعنی احمد (انجیلی پیش گوئی) کے مصداق بھی آپ ہی ہیں۔ ۴: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع صفات جلال و جمال ہیں۔

عقلی دلائل

جلالیت، جمالیت کے منافی نہیں ہے کیونکہ جمالیت کے تحفظ کے لیے اور بقا کے لیے جلالیت از بس ضروری ہے ورنہ جمالیت جاتی رہے گی۔ خود خداوند قدوس جلال و جمال۔ مہر و قہر، رحمت و غضب۔ عفو و انتقام دونوں قسم کی صفات کے جامع ہے۔ عفو و کرم کا اظہار اور تکمیل اس وقت مقصود ہو گی جبکہ جبر و قہر سے ظالموں کا ہاتھ روکیں گے۔ بعثت انبیاء اور نزول کتب سے مقصود انسانی معاشرہ میں عدل و انصاف اور امن و سلامتی کا قیام ہے۔ (الحدید ۲۵) اور اس کے قیام کے لیے دونوں صفات کی ضرورت ہے ورنہ دشمنان امن و سلامتی۔ عدل و انصاف کی فضا کو تباہ کر کے رکھ دیں گے۔ الفت و محبت کے پھولوں کو مسل دیں گے۔ حقوق و فرائض کے نظام کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اسی لیے قیام امن و سلامتی عدل عالم کا منصب دار رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی قدسی صفات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دونوں صفات سے متصف کئے گئے۔ فرمایا لیظہرہ علی الدین کلہ۔ کہ وہ کی شان والا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ یعنی وہ (امن و سلامتی۔ عدل و انصاف کے دشمنوں (کافروں) پر نہایت سخت اور آپس میں نہایت رحیم ہیں۔ الفتح۔

ناظرین کرام! ان ناہنجاروں کو اور ظالموں کو دیکھئے۔ کہ جس ہستی عظیم کو خداوند قدوس نے تمام کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین (یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے) ان کو یہ ظالم صرف صفات جلالیہ (جہاد و قتال) کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ جن کے متعلق فرمایا عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم (التوبہ) فبما رحمۃ اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب ان کو صرف صفت جلالیت کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ وہ ذات اقدس جو ہر فرد بشر کی ہدایت کیلئے مضطرب و بیتاب رہتے اور ہدایت و ایمان قبول نہ کرنے کی صورت میں آپ کو اتنا دکھ ہوتا کہ رب العالمین کو بار بار تسلی کے لیے فرمانا پڑا۔ فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا۔ الکہف والشعراء

وغیرہما۔

آپ نے باوجود پوری قدرت ہونے کے ہر موقعہ پر عفو وکرم کا اظہار فرمایا۔ خاص کر فتح مکہ کے دن اس کی ادنیٰ سی جھلک پیش کرنے سے تمام تاریخ عاجز ہے۔ جنگ کی صورت میں بھی جو احکام ارشاد فرمائے۔ کہ عورت اور بچہ پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ بوڑھے پر حملہ نہ کیا جائے قتل کے بعد اعضائے بدن نہ کاٹے جائیں۔ عہد و معاہدہ کا سختی سے پاس رکھا جائے۔ قیدیوں سے عمدہ سلوک کیا جاوے۔ وغیرہ ان کی کوئی مثال بھی معاشرہ پیش نہیں کر سکتا۔ تو پھر ایسی ہستی کو صرف صفات جلال کا مظہر قرار دینا کتنا ظلم اور جہالت ہے۔

اس کے برعکس خود مرزا قادیانی ——— کا یہ حال ہے کہ ذرا کسی نے مخالفت کی یا سوال و جواب کر لیا تو مخبوط الحواس ہو کر سب کچھ اگلنا شروع کر دیا۔ کوئی معظم سے معظم فرد بھی مرزا صاحب کی انتہائی قبیح بدزبانی اور بیہودہ سرائی سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ حالانکہ اس کو مظہر جمال ہونے کا دعویٰ تھا۔ العیاذ باللہ کئی لوگوں نے مرزا صاحب کی زہرناک گل فشانیوں کے مجموعے کتابی صورت میں شائع کر رکھے ہیں۔ جیسے مغلظات مرزا وغیرہ۔

اسم محمدؐ جلالی ہے یا جمالی۔ ایک نئی حقیقت کا حیران کن انکشاف۔

مرزا قادیانی نے اسم محمدؐ کو جلالی اور اسم احمدؐ جمالی قرار دیا ہے۔

مگر ان کے ...... دست راست محمد حسن امروہی اپنے مشہور اور قابل قدر رسالہ القول المجید فی تفسیر اسمہٗ احمد میں لکھتے ہیں اور بادلیل لکھتے ہیں کہ اسم محمدؐ جمالی اور اسم احمدؐ جلالی ہے۔

کیونکہ اس اسم احمدؐ والی پیشگوئی سورہ الصف میں بیان ہوئی ہے جس میں مسئلہ جہاد کو بڑی اہمیت سے بیان کیا گیا ہے اور جہاد کی روح "واسعف جندی" کو نمایاں انداز میں بیان کیا گیا ہے لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم احمدؐ کے مصداق ہونے کی یہ ایک قوی دلیل ہے۔ پھر از روئے لغت ثابت کرتے ہیں کہ اسم محمدؐ میں جمالی شان پائی جاتی ہے کیونکہ مختار الصحاح صفحہ 119 وغیرہ میں لکھا ہے کہ والمحمد بالتشدید الذی کثرت خصالہ المحمودۃ۔ یعنی لفظ محمدؐ تشدید کے ساتھ وہ شخصیت ہے جس کی عمدہ صفات بکثرت ہوں۔ ایسے ہی قطر المحیط قاموس اور صراح المنجد میں ہے۔ القول المجید صفحہ 17

پھر صفحہ 25 پر لکھتے ہیں کہ:

یہ امر تو مسلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایک شان جلال ضرور تھی چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ: نصرت بالرعب مسیرۃ شہر واحلت لی الغنائم۔ وبینا انا نائم واوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔ یہ الفاظ حدیث متفق علیہ۔ دلالت کرتے ہیں کہ آپ کی شان جلالی تھی۔ اور مرزا صاحب کو یہ امر مسلم ہے۔ قرآن مجید سے بھی یہ شان جلالی ثابت ہوتی ہے: قولہ تعالیٰ،

ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین ۝ اور چونکہ مادہ حمد میں ایک معنی ایسا ہے جو شان جلال کی طرف مشعر ہے کما فی القاموس۔ الحمد والشکر والرضا والجزاء وقضاء الحق۔ پس قضا اور جزاء جس میں سزا بھی شامل ہے یہ شان جلال کی مشعر ہے۔ قطر المحیط میں ہے کہ حمد حقہٗ قضاہٗ وحمد علی الشئ جزاہ و حمد ایضًا: یحمد حمدًا غضب الحاوی لشدۃ الحر حمدۃ النار۔ صوت التھابھا۔ یوم محمد شدید الحر۔ صراح میں ہے کہ حمدۃ النار۔ آواز آتش۔ اس مواد میں وصف جلالی کی طرف ضرور اشارہ ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس معنی جلالی کی طرف اسم محمدؐ میں اشارہ پایا جاتا ہے یا اسم احمدؐ میں۔

پس یہ تو ظاہر ہے کہ صیغہ محمدؐ مفعول کا صیغہ ہے۔ جس میں انفعال پایا جاتا ہے۔ تو اگر معنی غضب ملحوظ رکھے جائیں تو معاذ اللہ یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قضا اور جزاء کے معنی کبھی درست نہیں ہو سکتے۔ غرضیکہ از روئے لغت۔ بلحاظ شان جلال یہ صیغہ مفعول آپ کے حق میں درست نہیں ہو سکتا۔

اب رہا صیغہ احمدؐ جو کہ افعل التفضیل ہے اگرچہ کبھی مفعول کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ مگر اکثر فاعلیت کے معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے جس میں شان جلالی پائی جاتی ہے پس جبکہ آپ میں شان جلال موجود ہے اور اسم محمدؐ میں تو حسب دلائل مذکورہ شان جلال موجود نہیں متعین ہو گیا۔ کہ اسم احمدؐ ہی میں شان جلال پائی جاتی ہے۔ اور سورۃ صف میں اسی رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے جس میں شان جلال ہو۔ پس متعین ہوا کہ آیت اسمہٗ احمدؐ میں اصلی اور حقیقی مصداق صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہو سکتے ہیں لاغیر کیونکہ مرزا صاحب تو باتفاق فریقین (لاہوری اور قادیانی) شان جمال کے ساتھ آئے ہیں۔

(القول المجید صفحہ 29)

ناظرین کرام! لیجئے یہ صاحب تو اپنے گرو مرزا قادیانی کو بھی مات کر گئے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ آپ کے دونوں ناموں میں سے اسم محمدؐ جلالی اور اسم احمدؐ جمالی ہے اور آپ میں دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔ مکی زندگی مظہر جمال یعنی اسم احمدؐ کی مصداق اور مظہر تھی اور مدنی زندگی مظہر جلال یعنی اسم محمدؐ کی مصداق تھی مگر امروہی صاحب نے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا اور انصاف کی بات کی کہ اسم محمدؐ میں جلالیت پائی ہی نہیں جاتی۔ یہ تو صرف احمدؐ میں ہو سکتی ہے۔

قادیانیت اپنے ہی تیار کردہ جال میں

اگر بقول خلیفہ قادیانی آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی نام محمدؐ ہی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) کیونکہ آپ جہاد و قتال کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور مرزا صاحب احمد ہیں کیونکہ یہ صرف دلائل و براہین کے ساتھ آئے ہیں جہاد و قتال کا زمانہ گذر چکا ہے تو پھر..... مرزا صاحب خود کو اسم محمدؐ سے کیوں موسوم کرتے ہیں

۱: منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد۔ یعنی میں ہی وہ محمدؐ ہوں اور احمد ہوں کہ جو برگزیدہ تھے۔

۲: میں بروزی طور پر محمدؐ ہوں۔ مختلف کتب مرزا خصوصاً "ایک غلطی کا ازالہ" جو اسی ظل و بروز کی چکر بازیوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ میں مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ:

محمد رسول اللہ (اس آیت کو اپنے حق میں نازل شدہ سمجھ کر) اس وحی میں میرا نام محمد و احمد رکھا گیا ہے۔ ص۳

ص۳: آگے لکھا کہ جو فنا فی الرسول ہو جاتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی چادر پہنا دی جاتی ہے جو محمدؐ کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد و احمد ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمدؐ ہی کو ملی۔ ص۷ العیاذ باللہ۔

ص۷: میری نبوت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے۔ ص۷۔

ص۵: اس ظلی وجود (مرزا) کا نام بھی محمد و احمد رکھا گیا۔ ص۵۔

ص۱۱: میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔

۷: خدا نے مجھے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل کر دیا ہے۔ روحانی خزائن ص۳۸۱ ج۱۹۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیے..... مرزا صاحب۔ خلیفہ قادیانی کے دعوی کے خلاف بار بار اقرار کر رہے ہیں کہ میں محمدؐ بھی ہوں اور احمد بھی بلکہ لکھا کہ تمام محمدی کمالات کا مجھ پر انعکاس ہو گیا ہے۔ اور مجھے ہر ایک میں وجود محمدی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ تو اب ہم خلیفہ قادیانی سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ اور دعوی کہ مرزا صاحب بوجہ احمد ہونے کے جمالی شان رکھتے ہیں یعنی وہ دلیل و برہان کے ساتھ آئے ہیں جبکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو شان جلالی کا کامل نمونہ قرار دے رہے ہیں جو کہ جہاد و قتال کا مظہر ہونا چاہیے تو اب بتلائیے کہ کیا مرزا صاحب کو بوجہ محمدؐ ہونے کے جہاد و قتال کرنا چاہیے یا نہ؟ ورنہ اسی جلالی نام سے دست برداری کا اعلان کیا ہوتا۔ (حوالہ: معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بقول خود و بقول خلیفہ قادیانی اپنے فرائض منصبی (جہاد و قتال) ادا نہ کرنے کی صورت میں کس مقام کے لائق نہیں۔

مراق کی کرشمہ سازیاں

ناظرین کرام! مندرجہ بالا پیش کردہ قادیانی اقتباسات پر سرسری نظر ڈالنے سے ہر شخص محسوس کرے گا کہ ان میں واضح طور پر تضاد اور تناقض پایا جاتا ہے۔ بندہ دعوی سے کہتا ہے کہ تمام مرزائی لٹریچر ہی اسی طرح دجل و فریب کی چکر بازی ہے۔ ایک جگہ کچھ لکھ دیا اور دوسری جگہ اس کے بالکل برعکس خامہ فرسائی کر دی۔ اور پھر تیسری جگہ سب سابقہ نظر انداز کر کے ایک تیسرا گل کھلا دیا۔ یہ مراق اور مخبوط الحواس انسان کی علامت ہے۔

مرزا صاحب چونکہ بقول خود مرض ہسٹریا اور مراق کے مریض تھے۔ لہذا وہ تو طبعاً شاید معذور ہو سکتے ہوں۔ مگر یہ آنکھیں بند کر کے ان کے متضاد دعاوی کو تسلیم کرنے والے اصل مجرم ہیں۔ کیونکہ از روئے طب و عقل۔ مراقی آدمی کا کوئی دعوی قابل توجہ نہیں ہوتا۔

ایک جدید انکشاف

مرزا قادیانی نے پہلے تو واقعی دعوی مسیحیت کیا تھا۔ مگر خلیفہ قادیانی اور ان کے حواریوں کو شاید علم نہیں کہ جناب اس مقام جمالیت سے ترقی کر کے مرتبہ جلالیت یعنی مقام موسویت پر براجمان ہو چکے ہیں۔ سماعت فرمائیے!

مرزا صاحب اپنی آخری کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی میں اپنا ایک الہام نقل کرتے ہیں کہ:

"ایک موسیٰ ہے کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ پر جس نے میرا گناہ کیا میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یعنی عیسیٰ بن مریمؑ کے ظہور سے تو لوگ کچھ متنبہ نہ ہوئے۔ اب میں اپنے بندہ کو (مرزا قادیانی) موسیٰؑ کی صفات میں (صفات جلالیہ) ظاہر کروں گا۔" تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۳

ناظرین کرام! مندرجہ بالا اقتباس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب مقام جمالیت (دلیل و برہان) سے ترقی کر کے مقام جلالیت (جہاد و قتال) پر فائز ہو چکے ہیں۔ لیکن نہ خلیفہ قادیانی کو یہ بات معلوم ہوئی اور نہ کسی دیگر قادیانی کو۔ وہ ابھی تک ان کو احمد (یعنی صفات جمالیہ کا مظہر) ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ جنگ و جدال کے ساتھ نہیں بلکہ صلح و آشتی پھیلانے آئے ہیں جبکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد و قتال (یعنی صفات جلالیہ) کے ساتھ دین پھیلانے آئے تھے۔ خلیفہ قادیانی کا دامن چھوڑ کر دریافت کیجئے کہ یہ کیا تماشہ ہے؟

مرزا صاحب تو اپنے آپ کو دلیل (مسیحیت) برہان کے مقام سے ترقی کر کے مقام موسوی پر فائز کر رہے ہیں جو کہ صفات جلالیت کے مظہر تھے۔ بتلائیے اب تمہاری ثابت کردہ جمالیت کے ڈرامہ کا کیا حشر ہو گا؟

میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تمام قادیانی اس دجل و فریب کی چکر بازیوں پر تین حرف بھیج کر سابقہ دین اسلام پر ہی آ جائیں۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دامن رحمت و شفاعت سے وابستہ ہو کر اپنی عاقبت بنا لیں۔ ورنہ قادیانیت

تو محض ایک سیاسی چکر بازی اور چال ہے۔

خلیفہ قادیانی کے نظریئے کا ایک خطرناک نتیجہ

اگر خلیفہ قادیانی کا نظریہ سامنے رکھیں تو پھر دشمنان اسلام کا مشہور بہتان صحیح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ "اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے" مگر اس میں خلیفہ قادیانی صاحب کا کوئی خاص قصور نہیں بلکہ قادیانیت کی بنیاد ہی ایسے خاندان سے رکھوائی گئی ہے جو نسلاً بعد نسلٍ دشمنان اسلام کے ساتھ مل کر مسلم کشی کرتے رہے۔ انگریزی علمداری سے پیشتر سکھ مہاراجوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو قتل کرتے رہے۔ جس کی کچھ تفصیل خود خلیفہ قادیانی کی کتاب "سیرت مسیح موعود" میں ہے کہ اور جب انگریز غالب ہوتے نظر آئے تو ان کے قدموں میں گر کر اپنی مسلم دشمنی کا ثبوت فراہم کرتے رہے ...... مرزا صاحب اپنی مشہور کتاب تریاق القلوب وغیرہ میں بڑے فخر سے لکھتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ (جنگ آزادی) میں میرے باپ (مرزا غلام مرتضٰی) نے ۵۰ گھوڑے بمعہ سوار انگریزی فوج کی امداد کے لیے بھیجے اور مزید بھی بھیجنے کا وعدہ کیا۔ اور قدم قدم پر انگریزی ہمنوائی کا اعلان کرتے رہے۔ اور دین اسلام کے مرکزی مسئلہ جہاد کو ایک خطرناک اور خلاف تہذیب مسئلہ کا عنوان دیتے رہے۔ حالانکہ خدا کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الجہاد کو ذروۃ الاسلام فرمایا ہے۔ اور الجہاد ماضٍ الٰی یوم القیامۃ فرمایا۔ اور اسے اسلام کی آن و شان اور قدر رفیعہ قرار دیا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جس چیز میں قوت مدافعت ہی نہ رہے وہ باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جو چیز اپنا تحفظ نہ کر سکے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پہلے خطبہ میں بیان فرمایا۔ "تاریخ"

جناب خلیفہ قادیانی کہتے ہیں۔

مرزا صاحب اس مجالی نام احمد کے مصداق ہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اس زمانے میں دین کیلئے جہاد و قتال جائز نہیں بلکہ دلائل سے دین اسلام کی تائید کا زمانہ ہے۔

یہ سب باتیں صرف ان لوگوں کا دجل و فریب اور انگریز پرستی ہے۔

(باقی آئندہ)

شیر بکری ایک گھاٹ پر

محمد فیاض شاکر ملڑی خانخیل

یہ مشہور ضرب المثل ہے جو مختلف زبانوں وعنوانوں سے مشہور و معروف اور زبان زد خواص ہے عوام ہے لیکن عام لوگ اس کو ایک شاعرانہ مبالغہ سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ شاید اس دور روشن خیالی میں تو مجاز و مبالغہ کے سوا اس کے کوئی معنی ہی نہ ہو سکیں۔ لیکن تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والے ابھی تک اس حقیقت کو نہیں بھولے جو عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے عہد خلافت میں دنیا دیکھ چکی ہے جس میں شیر اور بکری کو ایک ہی جگہ چرتے اور کھاتے پیتے دیکھنا کوئی اتفاقی بات نہ تھی بلکہ روزمرہ کا مشاہدہ تھا۔ ابن سعد نے طبقات میں نقل کیا ہے کہ حضرت موسیٰ ابن اعین حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے دور خلافت میں ملک کرمان کے کسی جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے اور وہاں ہمیشہ کا یہ معمول تھا کہ بکریاں اور درندے بھیڑیئے وغیرہ وحشی جانور ایک جگہ چرتے پھرتے تھے اتفاقاً ایک روز دیکھا گیا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا یہ واقعہ دیکھتے ہی موسیٰ بن اعین بول اٹھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج مرد صالح (عمر بن عبدالعزیز رح) کی وفات ہوگئی۔ لوگوں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اسی رات میں ممدوح کا انتقال ہوا تھا یعنی ۲۰ رجب سنہ ۱۰۱ھ میں۔

(حیوٰۃ الحیوان ذئب صفحہ ۳۲۵، ج ۱)

بقیہ : آپ کے مسائل اور ان کا حل

ہاتھ کے گٹوں سے لے کر تین چار انچ ننگے رہ جاتے ہیں کیا نماز ہو جاتی ہے؟

ج : گٹوں سے اوپر بازو کھلے ہوں تو نماز نہیں ہوتی۔

س : ہمارے شہر میں سب سے بڑی مسجد ہے لیکن جمعہ نہیں ہوتا۔ اگر کبھی اجتماع وغیرہ کے موقع پر جمعہ ادا کر لیا جائے تو کچھ حرج ہے کیا پھر اس مسجد میں مستقل جمعہ ادا کرنا ہوگا؟

ج : اگر شہر ہے تو مستقل جمعہ پڑھنے میں کیا حرج ہے۔

س : آج کل بعض لوگ دو چار بچوں کے بعد عزل شرعی کے بجائے (غبارہ) استعمال کرتے ہیں۔ یا بالکل آپریشن سے کام تمام کر دیتے ہیں۔ انہیں کون سی صورت درست ہے؟

ج : عورت کی صحت متحمل نہ ہو تو منع حمل کی تدبیر جائز ہے آپریشن کراہت سے خالی نہیں۔

س : عمرہ کے ویزا سے جا کر حج کر کے واپس آنا، وہاں بغیر کسی وجہ کے یا دنیاوی لالچ کے ٹھہرنا جائز ہے یا نہ؟

ج : جائز ہے مگر چونکہ عزت کا خطرہ ہے اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ حج ہو جائے گا۔

س : کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ ہر چیز کا وزن اپنے سامنے کروانا چاہئے۔ لیکن آج کل ہم دکاندار کو آرڈر دے کر چلے جاتے ہیں۔ وہ ان کا وزن کر دیتے ہیں تو ایسی بیع کا کیا حکم ہے۔ بعض دفعہ ہماری موجودگی میں بھی وزن بعض اشیاء کا دکاندار کانٹے کے پچھلے حصے میں کرتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج : دکاندار سے کہہ دیا جائے اس میں جتنا وزن ہے خواہ کم یا زیادہ اس کو اتنے پیسوں میں خرید رہا ہوں۔

س : ایک دفعہ امام صاحب نے سجدہ سہو کیا اس خیال سے کہ سہو واجب ہو گیا حالانکہ سہو نہ ہوا تھا۔ تو یہ دو سجدہ زائد کس حساب میں شمار ہوں گے اور نماز ہوگی یا نہ؟

ج : نماز صحیح ہو گئی ہے۔

س : بعض لوگ ہم سے کولر یا سپیڈ وغیرہ لے جاتے ہیں رقم ادا کر دیتے ہیں۔ پھر ایک ماہ بعد آتے ہیں کہ یہ چیز اس قدر بیچ گئی ہے واپس کر لیں ہمیں واپس کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن چونکہ خیار بیع کی تین دن تک اجازت ہے اس سے زیادہ کی نہیں پھر انہوں نے شرط بھی نہیں لگائی تھی کہ جو بیچ جائے گا ہم واپس کر دیں گے۔ تو صورت مذکورہ میں سامان کا واپس کرنا بیع کے فاسد ہونے کا سبب تو نہیں بنتا اور ایسا کرنا جائز ہے ؟۔

ج : واپس کرنا جائز ہے اس میں کوئی فساد نہیں۔

س : ایک شخص سامان خرید کر رقم ادا کر کے لے گیا پھر ایک گھنٹہ آیا اور کہا کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے واپس کر لو حالانکہ اس سے پہلے واپسی کی کوئی بات نہ ہوئی تھی کیا اس صورت میں یہ چیز کا لوٹانا کیسا ہے ؟

ج : لوٹانا جائز ہے، لازم نہیں۔

س : آج کل ڈرائیونگ لائسنس بنانا بہت دشوار ہے انسان جتنا بھی سیکھ کر جائے لاہ الکوئی نہ کوئی غلطی نکال دیتے ہیں اور جب تک کچھ دیا نہ جائے تو پرواہ نہیں کرتے اس صورت میں کیا حکم ہے اور یہ دینا رشوت میں شمار ہو کر عذاب کا ذریعہ بنے گا یا نہیں ؟۔

ج : رشوت ہے لیکن دفع ظلم کے لئے رشوت دی جائے تو توقع ہے کہ دینے والے کو کوئی مواخذہ نہیں ہو گا۔

کھڑکیوں پر کپڑے ڈالنا

س : کیا روشنی اور دھوپ سے بچاؤ کے لئے کھڑکیوں پر کپڑے کے پردے ڈالنے جائز ہیں یا نہیں ؟

ج : کوئی حرج نہیں۔

بقیہ :۔ ماڈرن موٹرز کا مینجر

کر کے ڈبل نکاح پڑھوانے کی اجازت حاصل کر لی اور یہ کہ لڑکی مسلمان ہے اور لڑکا تو یار بھی قادیانیت سے باغی ہے۔ غرضیکہ ایسی نمک مرچ لگائی کہ مرزا طاہر نے اشتعال میں آکر اپنے نہایت پکے کاسہ لیس چیلے کو کان سے پکڑ کر نکال باہر کیا۔ جب یہ اخراج کا حکم نامہ کراچی پہنچا تو سغیر چیمہ نے اس کی فوٹو کاپیاں کرا کے بذات خود ہر مرزائی اور قادیانی سنٹروں میں تقسیم کیں۔ ماڈرن موٹرز میں شیرینی تقسیم کی اور رات کو ایک مقامی ہوٹل میں اپنے ساتھیوں کو ڈنر پارٹی دی۔

ظفر اللہ خاں کو جو خطرہ تھا وہی پیش آ گیا۔ اس کے حریف خوش ہیں اور قادیانی برادری میں خوب دلچسپ اڑ رہی ہے۔ بیچارہ ظفر اللہ بالکل روپوش ہے۔ فون کرو تو ایک ہی جواب کہ چوہدری صاحب گھر پر نہیں ہیں ہم ظفر اللہ خاں صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ اپنی ساری عمر کی باطل کی کاسہ لیسی کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ اور عیاش گدی نشینوں کے قدموں میں گر کر معافی مانگ کر مزید ذلیل ہونے کے بجائے اپنے بیوی بچوں سمیت باطل سے تائب ہو کر حق قبول کر کے دامن رحمۃ للعالمین کے سائے تلے پناہ حاصل کریں۔ اور اپنی دنیا اور آخرت سنوار لیں۔ اور ذلت و رسوائی کی زندگی سے نجات حاصل کر کے دونوں جہاں کی سرخروئی حاصل کریں۔

وما علینا الا البلاغ۔

بقیہ :۔ افکار معاصرین

کا متمنی ہے اور خود کو تعزیت کا حق سمجھتا ہے۔

اللہ کریم مرحوم کے پسماندگان اور جملہ متعلقین کو اس صدمہ عظمیٰ کے تحمل و برداشت اور ان کے عظیم مشن کی تکمیل اور ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق دے۔

اللھم اغفرلہ ونور ضریحہ واجزہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء وارفع درجتہ فی علیین وعوض المسلمین فیہ خیرا۔

بقیہ :۔ بابری مسجد

مقامات کے بارے میں کیا طرز عمل ہونا چاہئے۔ ایسا اصولی سوال ہے جس پر بنیادی طور پر غور کرنا ضروری ہے۔ میں التجا کرتا ہوں کہ ہمارے لیڈر اس بارے میں کوئی صاف اور مستقل حل مرکزی حیثیت سے نکالیں ایسے معاملات میں خاموش رہ کر اپنی رضامندی نہ ظاہر کرنی چاہئے اور قانون شکن عناصر کی حرکتوں اور نزاعی حالات کو مضبوطی سے روکنا چاہئے۔

دستخط :۔ اکشے برہمچاری ممبر پراونشل کانگریس کمیٹی اور سیکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی فیض آباد

(مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء)

بقیہ :۔ واقعہ معراج

حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابوالحمرا، حضرت صہیب رومی، حضرت ام ہانی، حضرت عائشہ، حضرت اسماء وغیرہ سے مروی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان میں سے بعض نے تو اسے مطول بیان کیا ہے۔ اور بعض نے مختصر۔ گو ان میں سے بعض روایتیں سنداً صحیح نہیں۔ لیکن بالجملہ صحت کے ساتھ واقعہ معراج ثابت ہے اور مسلمان اجتماعی طور پر اس کے قائل ہیں۔ ہاں بے شک زندیق اور ملحد لوگ اس کے منکر ہیں وہ خدا کے نورانی چراغ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن وہ پوری روشنی کے ساتھ چمکتا ہوا ہی رہے گا گو کافروں کو برا لگے۔

بقیہ : تہجد، چاشت، صلوٰۃ حاجت

کے ذریعہ تجھ سے قدرت کا طالب ہوں اور تیرے عظیم فضل کی بھیک مانگتا ہوں کیونکہ تو قادر مطلق ہے اور میں بالکل عاجز ہوں اور تو علیم کل ہے اور میں حقائق سے بالکل ناواقف ہوں اور تو سارے عیبوں سے باخبر ہے۔ بس اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے بہتر ہو میرے دین۔ میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے تو اس کو تو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان بھی فرما دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت بھی دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے اور اس کا نتیجہ خراب نکلنے والا ہے میری دین، میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے تو اس کام کو مجھ سے الگ رکھ۔ اور مجھے اس سے روک دے اور میرے لئے خیر اور بھلائی کو مقدر فرما دے وہ جہاں جس کام میں ہو اور پھر مجھے اس خیر والے کام کے ساتھ راضی اور مطمئن کر دے۔

راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس کام کے بارہ میں استخارہ کرنے کی ضرورت ہو استخارہ کی یہ دعا کرتے ہوئے صراحتہً اس کا نام لے۔

یہ صلوٰۃ حاجت اور صلوٰۃ استخارہ عظیم ترین نعمتیں ہیں جو اس امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قدر دانی اور ان سے نفع اٹھانے کی توفیق دے۔

نئی کارمینا نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

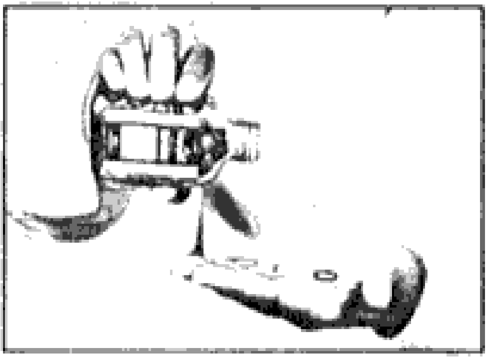

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد — ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

تحقیق رُوحِ تخلیق ہے

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

Qadianis

These
SELF STYLED AHMADIS
Are
DUALIST-INFIDELS

This Write-up is Dedicated

To the glory of those lucky souls who are
In search of truth and righteousness, and

To the wisdom of those competent men, who
Distinguish between right and wrong, and

To the prowess of those, who brush away
The fake and take to the truth, and

To the courage of those who stop at none
Once truth has manifested itself in full.

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani admittd that he was a patient of Hyster-Malaise (دوران سر) ہسٹیریا and Melancholia مالیخولیا

1. As per spoken word of Mirza himself, reproduced in ' Risala e Tashiz ul Azhan' June 1906 published in Qadiani Newspaper 'Badr' June 7, 1906
" I have two diseases, one in the upper part of the body and the other in the lower part--- in the lower part is Hyster Mania and excessiveness of urnation."

2. As per Al-Hakm, Oct 31, 1901; Manzoor Elahi, p 348. Mirza said:
" My condition is such that, despite my constant involvement in two diseases, I remain preoccupied with work that I carry on very late having closed doors of the house at night, although the disease of Hyster-Mailaise increase as a result."

3. Seerat Ul Mahdi(p-304, v-3) written by Mirza's son, Bashir Ahmad:
The honourable(ie Mirza) was pleased to say:
" In a way all the prophets suffered from Melancholia and I also suffer from the same."

4. From Seerat ul Mahdi (p-55, v-2) written by Bashir Ahmad Qadiani
" Doctor Mir Muhammad Ismail told me that he had heard many times from hazrat sahib that he sufferd from Hysteria and also mentioned Melancholia." سودائی ہسٹریا اور مالیخولیا

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
— الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی از سرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:- ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۴۷۷-۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ